عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک مُلتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مُسلسل اِشاعت کے 58 سال

نومبر 2021ء | ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۱۱ جلد: ۲۵

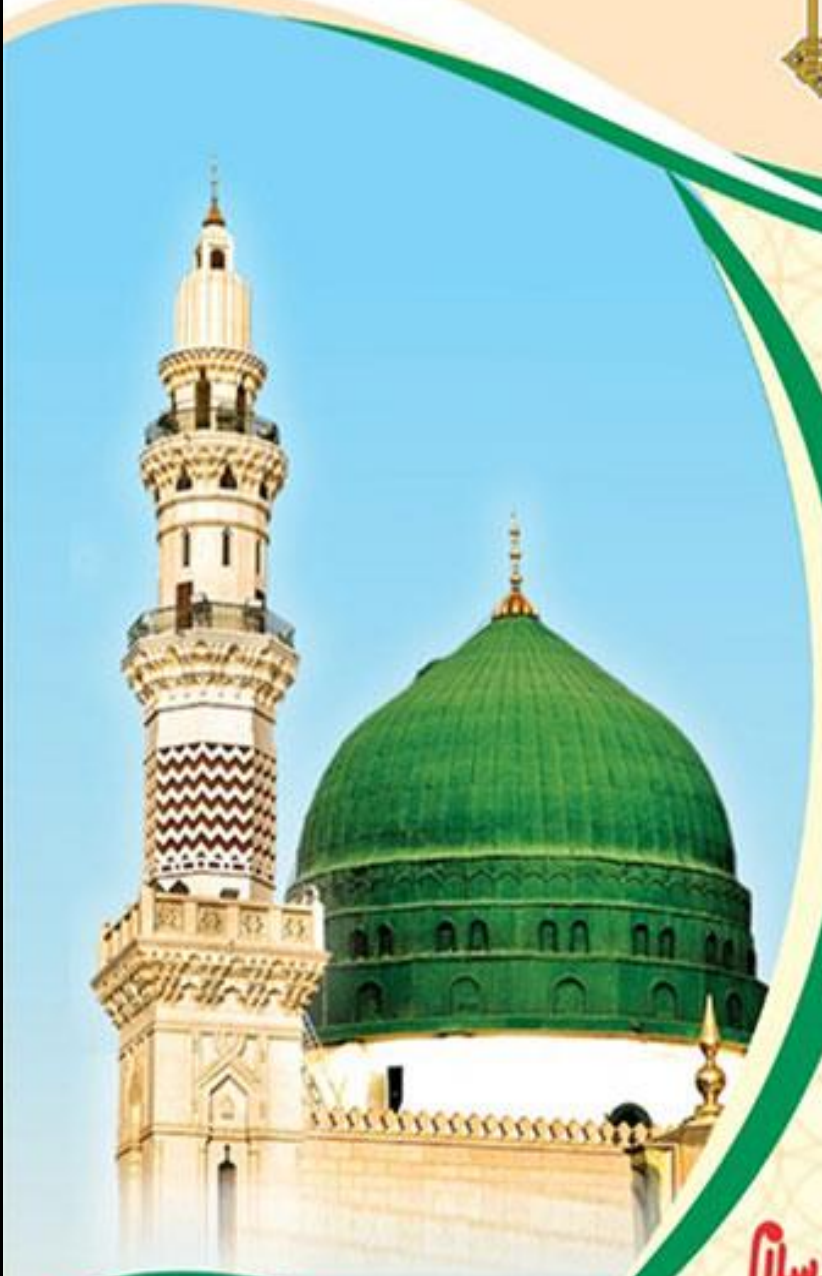

خُطبہ استقبالیہ...
ختم نبوت کانفرنس مُلتان

ختمِ نبوت کانفرنس مُلتان سے قائدِ جمعیۃ مولانا فضلُ الرحمٰن کا خطاب

ختمِ نبوت کانفرنس اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ مُلتان کی قرار دادیں

ختم نبوۃ کانفرنس ملتان سے شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کا خطاب

قبولِ اسلام کی سعادت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ١١ جلد: ٢٥

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دین پوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۂ امیر

ختم نبوت کانفرنس اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

خطبہ استقبالیہ......ختم نبوت کانفرنس ملتان	حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی	09
ختم نبوت کانفرنس اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کی قراردادیں	حافظ محمد انس	14
ختم نبوت کانفرنس اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کی جھلکیاں	مولانا عتیق الرحمٰن	16
ختم نبوت کانفرنس ملتان سے شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کا خطاب	ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم	18
ختم نبوت کانفرنس ملتان سے قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب	ضبط وترتیب: مولانا محمد بلال	23
ختم نبوت کانفرنس ملتان سے مولانا سید احمد بنوری کا خطاب	ضبط وترتیب: مولانا محمد عثمان	32
ختم نبوت کانفرنس ملتان سے قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب	ضبط وترتیب: مولانا محمد عثمان	36
کانفرنس ملتان کی تیاریوں کے لئے پروگرامات کی اجمالی رپورٹ	مولانا محمد امین	43
قبول اسلام کی سعادت	مولانا محمد اعجاز مصطفی	51

متفرقات

تحفظ ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ سرگودھا	مولانا علی حیدر سرگودھا	53
تحفظ ختم نبوت کانفرنس غلہ منڈی جھنگ	مولانا ناصر حسن عارفی	54
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کانفرنس اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

گزشتہ سال ۶/مارچ ۲۰۲۱ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان اسٹیڈیم میں ختم نبوت کانفرنس طے تھی۔ دو ماہ قبل تیاری کے مرحلہ کا آغاز جنوری سے ہوگیا تھا، اتنا کام ہوا، دعوت وتبلیغ، وعظ ونصیحت، کانفرنسیں، اجلاس، میٹنگز، دعوتی مہم، اشتہارات، پینافلیکس، رفقاء کی جدوجہد کو سامنے رکھ کر خیال تھا کہ کانفرنس ہوگی، تاریخی اور فقید المثال ہوگی۔ لیکن عرفت ربی بسفخ العزائم کہ کانفرنس سے قبل تین دن وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ اسٹیڈیم دلدل کا منظر پیش کرنے لگا۔ جتنی حاضری متوقع تھی، اتنا ہال ملتان میں سرے سے موجود نہ تھا۔ مجبوراً بدل نخواستہ کانفرنس کے التواء کا اعلان کرنا پڑا۔ اس سے جو مایوسی چھائی بس کچھ نہ پوچھئے۔ پھر اس کے بعد کرونا کی وباء نے دل مزید بوجھل کردیئے۔

امسال ۲۰۲۱ء ۶/ستمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی، ۷/ستمبر کو مینار پاکستان لاہور، ۷/ستمبر کو قصہ خوانی بازار پشاور، ۳۰/ستمبر کو عیدگاہ سرگودھا میں کانفرنسوں کے انعقاد اور تیاری کے لئے ساتھیوں کا عزم وحوصلہ، ولولہ وجذبہ، جوش وخروش جوں جوں بڑھتا گیا، ملتان میں ختم نبوت کانفرنس کا داعیہ حقیقت کا رنگ اختیار کرتا گیا۔ گزشتہ کانفرنس کی تیاری کے لئے ملتان شہر میں ۵۰ حلقے قائم کرکے ہر حلقہ کا نگران مقرر کردیا گیا تھا۔ سال بھر دو چار ماہ کے وقفہ سے ان نگران حضرات کی جماعت جو پوری کانفرنس کے اصل میزبان، ذمہ دار یا داعی تھے۔ ان کے اجلاسات ہوتے رہے۔ ایک اجلاس میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ کے اسٹیڈیم میں منعقد کرنے کے لئے ۷/اکتوبر ۲۰۲۱ء کی تاریخ مقرر کردی گئی۔

کچھ کرونا میں کمی دیکھی تو کانفرنس کی منظوری کے لئے درخواست دائر کردی گئی۔ اسٹیڈیم کی انتظامیہ نے این.او.سی جاری کردیا۔ اب درخواست نے مرحلہ وار ایجنسیوں کے دفتروں میں گھومنا شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ مولانا حافظ محمد انس اس کے لئے متحرک رہے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا تو مستقل طور پر جناب عزیز الرحمن رحمانی کو یہ ڈیوٹی سونپ دی گئی۔ وہ یومیہ کی بنیاد پر درخواست کی پیروی کے سرہوگئے۔ ایک ایک دفتر سے رپورٹ اور باہمی مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم، جناب عزیز الرحمن رحمانی مشورہ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ کہیں رکاوٹ تو پیش نہ آئی لیکن سرخ فیتہ

دفتری سست مہری کا درخواست شکار رہی۔ انتظامیہ دراصل تیاری کو دیکھ کر اور ملک بھر کی دیگر کانفرنسوں کی صورت حال کے بعد قریب جا کر کانفرنس کی منظوری یا عدم منظوری کا ارادہ دل میں چھپائے ہوئے تھی۔

لیکن رپورٹیں تمام کانفرنس کے حق میں ہوتی گئیں۔ افسران سے رابطہ، نوکر شاہی کے نخرے، رپورٹ کرنے والے عملہ کی شوخیاں سب کچھ سامنے تھیں۔ دوستی، دعوتیں، تعلقات، نیازمندی، یارانہ حالات کی رپورٹ، تیاری کا جوش وخروش سب کچھ، جناب رحمانی صاحب کی روایتی ڈپلومیسی برابر روبعمل رہی۔

پنڈی، لاہور، پشاور کی شاندار کانفرنسوں کے بعد اب ملتان انتظامیہ کے لئے کوئی عذر یا راہ فرار باقی نہ رہا۔ چنانچہ جناب ڈی.سی صاحب نے تمام ایجنسیوں کا اجلاس طلب کیا۔ حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیں کہ اجلاس میں فیصلہ ہوگیا کانفرنس کی منظوری دے دی جائے۔ البتہ سیکورٹی کے ایک ادارہ کے سربراہ نے عذر کیا، کرونا ہے۔ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی سیکورٹی رسک ہے، بہت ہی مشکل ہوگا۔ ستم یہ کہ وہ اپنے نیچے کے عملہ سے اس طرح کی رپورٹ بھی کرا چکے تھے۔ لیکن ڈی.سی صاحب، ڈی.پی.او صاحب اور دیگر اداروں کی رپورٹیں کہ تین ڈویژنوں میں اتنی تیاری ہورہی ہے کہ اگر کانفرنس کو روکا گیا تو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ملک کے دیگر حصوں میں خیروبرکت کے ساتھ بخیر وخوبی کانفرنسیں منعقد ہورہی ہیں تو ملتان میں اس کے انعقاد کو سوائے یقینی بنانے کے کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ فیصلہ ہوگیا کہ منظوری ملنی چاہئے۔ اب افسران بالا کے فیصلہ کے بعد جنہوں نے منفی رپورٹ دی تھی، ان کو درجہ منفی سے مثبت درجہ پر آئے بغیر چارہ نہ تھا۔

قصہ کوتاہ کہ حق تعالیٰ نے کرم کیا کہ منظوری کا مرحلہ بخیروخوبی طے ہوگیا۔ اسٹیڈیم کے استعمال کی اسی ہزار فیس جمع کرا کر رسید حاصل کرلی گئی۔ ادھر یہ جدوجہد برادر رحمانی صاحب انجام دے رہے تھے، ادھر پنڈی، لاہور، پشاور کی کامیاب ختم نبوت کانفرنسوں کے بعد ملتان کی کانفرنس کی تیاری کے لئے دعوتی مرحلہ کا مقامی کی بجائے بالائی سطح پر بھی آغاز کردیا گیا۔

چنانچہ ۱۰ر ستمبر کو ڈیرہ غازی خان، صدرالدین، شادن لنڈ میں تین اجتماع ہوئے۔ یہ کارخیر کا آغاز اس رنگ میں ہوا کہ ہر جگہ دوستوں کے چہروں سے خوشی عیاں اور ایسی واضح تھی کہ ان کے دلوں کی خوشیوں کی بھی ساتھ ساتھ چغلی کھا رہی تھی۔ کانفرنس کے بغیر ناموں کے تین رنگے اشتہارات تقسیم ہوئے اور چسپاں ہونے شروع ہوگئے۔ چلت پھرت میں بھی تیزی آنے لگے۔ جنوری ۲۰۲۰ء سے ستمبر ۲۰۲۱ء تک کی امنگوں، آرزوؤں، تمناؤں کے پورا ہونے کی امید دوستوں کو بندھنے لگی۔ ۱۱ر ستمبر ۲۰۲۱ء کو بوہڑ تونسہ روڈ پر بعد از فجر درس ہوا، بعد از ظہر بستی قیصرانی پر ختم نبوت چوک کا افتتاح تھا، رات کو کوٹ قیصرانی میں ختم نبوت کانفرنس تھی

سفر کیا شروع ہوا کہ دوستوں کی محبتوں کے انبار در انبار خرمن نظارہ دینے لگے۔

۱۲ر ستمبر کو ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاول پور ڈیژنوں کے علماء، مشائخ، مدارس کے مہتمم حضرات، دینی جماعتوں کے عہدیداران، ضلع تحصیل کے امراء، نظماء، شیوخ الحدیث، ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں جمع ہوئے۔ مسجد کا ہال، برآمدہ، صحن حضرات مہمانان گرامی اور مندوبان مکرم سے پر ہوگئے۔

شیخ الحدیث مولانا کریم بخش جامعہ عمر بن خطاب، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور باب العلوم، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال جامعہ قادریہ، شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم جامعہ خالد بن ولید، مولانا پروفیسر محمد مکی شیخ الحدیث حبیب المدارس یاکے والی، مولانا محمد اجود حقانی جامعہ حسینیہ، مولانا اقبال رشید، مولانا ایاز الحق قاسمی جے یو آئی، مولانا سعید احمد کاظمی لودھراں، حافظ شبیر احمد وہاڑی، مولانا عطاء المنعم خانیوال، قاری محمد اکرم، مولانا حسین احمد دنیاپور، شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن جامعہ محمدیہ تونسہ شریف، جنوبی پنجاب مجلس کے تمام مبلغین حضرات۔ ایسے اکابر نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت فرمائی۔ اجلاس کی نقابت مولانا محمد انس نے اور نگرانی مولانا محمد وسیم اسلم نے کی۔ مہمانوں کے خوردونوش کی نگرانی مولانا اسداللہ ضیاء، مولانا محمد عثمان اور حضرات مبلغین نے اپنے ذمہ لئے رکھی تھی۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا کریم بخش، حضرت مولانا ظفر احمد قاسم، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، حضرت مولانا محمد احمد انور، حضرت مولانا محمد مکی، حضرت مولانا محمد ابوبکر عبداللہ کے بیانات ہوئے۔

اجلاس میں طے ہوا کہ تحصیل، ضلع، قصبات تک علاقائی کانفرنسوں کا جال بچھا دیا جائے۔ اشتہارات، ہورڈنگ بورڈ، پینافلیکس اور تشہیری مہم کو عروج بخشا جائے۔ کانفرنس کی تیاری، وفود، قافلوں کی تشکیل، اجتماعی وانفرادی دعوتی مہم کو تیز کیا جائے۔ اس اجلاس کے بعد بحمدہٖ تعالیٰ تمام اضلاع میں مربوط طور پر کام کا آغاز ہوا اور ہر نئے روز نئے ولولہ وجوش سے مہم پروان چڑھتی گئی۔ دوسو سے زائد علاقائی کانفرنسیں تو صرف ملتان مرکز کی تجویز پر منعقد ہوئیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، پیر طریقت مولانا خواجہ عبدالماجد، مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا محمد عابد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم سمیت تمام مبلغین نے دن رات قریہ بقریہ، کوبکو، شہر بشہر ایک دھوم مچادی۔ مقامی علماء ومشائخ کانفرنس کی دعوت کے لئے سراپا توجہ ہوگئے۔ مقامی خطباء وعلماء نے چہار سو وشش جہت اپنے بیانات سے ایک ماحول بنا دیا۔ ادباڑہ سے بہاول نگر تک، مکلوڈ گنج، چیچہ وطنی سے کوٹ مٹھن، کوہ سلیمان سے بہاول پور یزمان تک کا تمام علاقہ تینوں ڈیژنوں کے تمام اضلاع، بیسیوں شہر، سینکڑوں قصبات کانفرنس میں شمولیت کے جذبہ ولولہ سے سراپا انتظار ہوگئے۔ بہاول پور، مظفر گڑھ، وہاڑی، ڈیرہ غازی خان، خانیوال، جھنگ، ڈیرہ اسماعیل خان میں ضلعی کانفرنسیں

منعقد ہوئیں۔ تحصیلوں اور قصبات کی علاوہ ازیں تھی۔ (جن کی اجمالی رپورٹ بھی اس شمارہ میں موجود ہے)

ادھر ٹینٹ، جنریٹر، بجلی، سپیکر کے انتظامات کی بابت پیش رفت شروع ہوگئی۔ ۳۰؍ستمبر کو ملتان کی سطح پر آل پارٹیز ملتان کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ ۳؍اکتوبر سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے ملتان دفتر میں کیمپ قائم کر دیا۔ صبح سے رات گئے تک تمام امور کی مشاورت ونگرانی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ کئی بار اسٹیڈیم کا بھی معائنہ کیا۔ تمام مہمانان گرامی سے رابطہ میں رہے۔ الحمد والشکر للہ تعالیٰ کہ ۵؍اکتوبر کی شام سے پنڈال میں بجلی، سپیکر، ٹینٹ، اسٹیج، وغیرہ کے کام شروع ہوگئے۔ ۴؍اکتوبر شام کو مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ۵؍اکتوبر کو قاضی احسان احمد تشریف لائے۔ ۵؍اکتوبر کو ملتان دفتر مرکزیہ میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رفقا سمیت پریس کانفرنس کے ذریعہ ختم نبوت کانفرنس کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ ۶؍اکتوبر کو حضرت امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے رفقاء سمیت پنڈال کا دورہ کیا۔ اسی روز ملتان چہار اطراف شہر کے داخلی راستوں پر نگران حضرات نے استقبالیہ کیمپ لگائے۔ ۶؍اکتوبر کو حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال مہتمم وبانی جامعۃ السراج چیچہ وطنی اپنے رفقا سمیت خصوصی مہمانوں کی میزبانی کے فرائض انجام دینے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر پندرہ دن تک کانفرنس کی دعوت مہم کے نگران رہے۔ ملتان دفتر کے نئے چھ مکانوں کے بلاک کی تعمیر جدید مکمل ہونے پر اس کو رہائش کے لئے فٹ کر دیا۔ تمام قافلوں کی میزبانی کے لئے سرو قدر ہے اور ۸؍اکتوبر صبح تک دن رات احسن طور پر خدمات انجام دیں۔

۷؍اکتوبر کو دن کے ایک بجے سپیکر چالو ہوا۔ سورۃ الرحمٰن کی تلاوت لگائی گئی۔ جنوری ۲۰۲۰ء سے ۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء تک تمام انتظار اور امنگوں کے سہنے نے سینے سے آنکھوں کے ذریعے نکلنا بلکہ برسنا شروع کر دیا۔ چشم تر سے سراپا سجدہ نیاز دوستوں کو دیکھا جو جہاں تھا سراپا شکر ہوگیا۔ الشکر والحمد للہ رب العالمین۔

مبلغین ونگران حضرات، شہر کے تمام جامعات کے اساتذہ وطلباء سمیت تمام حضرات نے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لیں۔ عصر سے مغرب، مغرب سے عشاء اور عشاء سے رات گئے تک مقررین پر ایک نظر ڈال لیں:

مقررین تحفظ ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

پہلی نشست: ۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز عصر

صدارت : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

نقابت : مولانا مختار احمد۔

تلاوت : مولانا قاری عمر قاسم حیدری۔

نعت : حافظ برہان الدین۔

بیانات : مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا محمد آصف انڈسٹریل سٹیٹ، مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا ظفراللہ سندھی، مولانا شرافت علی، مولانا محمد خبیب۔

دوسری نشست: ۷/اکتوبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب

صدارت : نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید سلمان بنوری،

نقابت : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان

تلاوت : قاری محمد ابوبکر منڈی بہاوالدین۔

نعت : حافظ محمد اصغر خیر پور ٹامیوالی، مولانا حافظ محمد سعد جالندھری ملتان، جناب عثمان غنی، جناب ضیاء الرحمٰن متعلم خالد بن ولید ٹھینگی وہاڑی۔

بیانات : مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا عتیق الرحمٰن بستی خداداد ملتان، مولانا حمزہ لقمان ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا ایاز الحق قاسمی، مولانا محمد ساجد لیہ، حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، حضرت مولانا سید احمد بنوری کراچی۔

تیسری نشست: ۷/اکتوبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء

صدارت : امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی،

مہمانان خصوصی نائب امیر مرکزیہ حضرت صاجزادہ خواجہ عزیز احمد،
مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری،

سٹیج پر نمایاں مندوبین گرامی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال ملتان، شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم ٹھینگی، شیخ الحدیث مولانا ارشاد احمد کبیروالا، مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، مولانا عبدالحق مجاہد، مولانا محمد احمد ادریس جامعہ رحیمیہ ملتان، جناب محمد ایوب مغل، جناب آصف اخوانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور، جناب شیخ محمد رفیق گوریجہ ریٹائرڈ سیشن جج، شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد، قاری سیف اللہ عابد مرکزی جمعیت اہل حدیث، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا قاری محمد یاسین مہتمم جامعہ ابوہریرہ میلسی، استاذ التفسیر مولانا محمد عابد مدنی، مولانا مفتی محمد عبداللہ رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس، مولانا محمد عثمان، مولانا اسداللہ ضیاء، مولانا معاویہ محبوب، مولانا

معاذ کریم، مولانا اقبال نعمانی، مولانا محمد صفدر، مولانا سعد اللہ ٹوبہ، مولانا میمون احمد، قاری فاروق احمد، مولانا محمد بلال، مولانا محمد امین، مولانا محمد طیب شجاع آباد، مفتی محمد عمر فاروق، مولانا مفتی عامر محمود جامعہ قاسم العلوم، مفتی عبدالرشید، شیخ حافظ محمد عمر، مولانا محمد زکریا نواز جامعہ قادریہ حنفیہ، مولانا حبیب اللہ علی پوری، مولانا کلیم اللہ دیا کیوالی، مولانا قاری محمد یعقوب کہروڑپکا، خواجہ عبیدالرحمٰن انجمن تاجران کہروڑپکا، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا محمد قاسم سیوطی گجرات، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال۔

خطبہ استقبالیہ : حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، من جانب حضرت الامیر مدظلہ العالی

قراردادیں : مولانا حافظ محمد انس۔

نقابت : مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور۔

نعت : حضرت مولانا مفتی محمد انس یونس، سید عزیز الرحمٰن شاہ، حافظ طاہر بلال چشتی،

بیانات : مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا مفتی محمد احمد انور، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی جھنگ، شیخ الحدیث حضرت مولانا کریم بخش ملتان، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، جناب لیاقت بلوچ نائب امیر جماعت اسلامی، حضرت مولانا پیر جلیل احمد اخون بہاول نگر، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، ایس۔ پی ٹی جناب راؤ نعیم ملتان، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، جناب خواجہ مدثر محمود تونسوی، مولانا صفی اللہ بھکر، سید محمد کفیل شاہ بخاری ملتان، مولانا سید اویس نورانی صدیقی، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن۔

اختتامی دعا : حضرت الامیر حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی حفظہ اللہ تعالیٰ

ختم نبوت کانفرنس دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ

۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء بعد نماز ظہر دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالناصر، نعت ارشد قاسمی، حافظ محمد اظہر، حافظ شاہد فراز نے پیش کی۔ نقابت مفتی محمد سعد نے کی۔ مولانا عتیق الرحمٰن، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مفتی محمد احمد انور، شیخ الحدیث مولانا ارشاد احمد، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء خطباء عوام الناس نے شرکت کی۔

خطبہ استقبالیہ ...... ختم نبوت کانفرنس ملتان

پیر طریقت حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، برادران اسلام! ملک کے مختلف حصوں سے جنوبی پنجاب کی اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لانے والے مہمانان ذی وقار، اس عدیم المثال ختم نبوت کانفرنس میں آپ حضرات کی والہانہ جوق در جوق شرکت پر آپ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ حضرات نے ہماری درخواست پر شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔ دعاء ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ رحمت حق آپ پر سایہ فگن ہو۔ آپ ﷺ کے طرّہ امتیاز ''خاتم النبیین'' کے جاہ وجلال عزت ووقار کو سربلند رکھنے کے آپ کے ایمانی جذبہ اور مثالی ایثار کے صدقہ میں اس کانفرنس میں آپ کی شرکت، حق تعالیٰ اسے قیامت کے دن آپ ہم سب کے لئے شفاعت نبوی ﷺ کا سبب فرمائیں۔ آمین ثم آمین. بجاہ النبی الکریم!

حضرات گرامی قدر! ملتان کو باب الاسلام ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسے تاریخ نے مدینۃ الاولیاء کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔

☆...... اسی ملتان کے اس قطعہ خاص سلطان الاولیاء حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی، شیخ الاسلام حضرت شاہ رکن عالم کے جوار میں اس کانفرنس کا انعقاد ہزاروں سعادتوں کا ذریعہ ہے۔

☆...... یہ وہ ملتان ہے جہاں پاکستان بننے کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے ایک سرکاری ملازم نے آکر درخواست کی تھی کہ آپ تقسیم سے قبل قادیانیت کے تقابل کے لئے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے قادیانیت کے احتساب کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ تقسیم کے بعد دوسرے مسائل نے ایسی اوّلیت حاصل کرلی کہ اب اس محاذ کو ثانوی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ اس نوزائیدہ اسلامی جمہوریہ مملکت خداداد پاکستان میں بڑی منصوبہ بندی وسازش سے مختلف سرکاری مناصب پر قادیانیوں نے اپنے ارتدادی خونخوار پنجے گاڑھ دیئے ہیں۔ اگر آپ نے ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور باغیانہ عزائم پر نظر نہ رکھی تو یہ قادیانی ملعون فتنہ عفریت کی طرح زہرناک اور لاعلاج ہوجائے گا۔

حضرات گرامی! اس پر حضرت امیر شریعت نے اپنے قابل اعتماد وقابل فخر ساتھی مجاہد ملت حضرت

مولانا محمد علی جالندھری کو حکم فرمایا۔ چنانچہ مناظر اسلام فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب کو فوری طور پر مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان میں بٹھا دیا گیا۔ رد قادیانیت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے علماء کرام کی ایک جماعت کی تیاری سے کام کا آغاز کیا گیا۔

☆...... یہ وہی ملتان ہے جہاں آپ بیٹھے ہیں۔ اسی کے متصل قلعہ کہنہ پر جنوری ۱۹۴۹ء شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کو مستقل جماعت قرار دے کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے اس کام کی نیو اٹھائی گئی۔ اس وقت مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کو اس کا نگران مقرر کیا گیا۔

چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما مولانا تاج محمود تحریر فرماتے ہیں: ''مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ملک کی تقسیم کے بعد اس وقت عمل میں لایا گیا جب مذہبی اور سیاسی دونوں لحاظ سے ضروری ہوگیا تھا کہ عوام کو مرزائیت کے فتنہ اور اس کی خلاف ملک اور اسلام سرگرمیوں سے مؤثر طور پر آگاہ کیا جائے، مرزائیت کا محاسبہ اور تعاقب علمائے حق روز اوّل ہی سے کرتے چلے آرہے تھے۔ لیکن مجلس احرار اسلام وہ پہلی جماعت تھی جس نے منظم اور جماعتی طور پر اس کا محاسبہ کیا۔ انگریزوں کی سرپرستی میں جس طرح اس جماعت کو پروان چڑھانے کی کوشش کی گئی تھی، اگر مجلس احرار اسلام اس کے سامنے سدّ سکندری نہ بن گئی ہوتی تو انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا پورے غلامستان ہندوستان پر اپنا منحوس سایہ پھیلا چکا ہوتا۔ قیام پاکستان تک تو مجلس احرار نے اس کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ لیکن دوسری طرف بدقسمتی یہ ہوئی کہ مجلس احرار بوجوہ تحریک پاکستان کی حمایت مسلم لیگ کے نہج پر نہ کر سکی تھی۔ تحریک پاکستان سے پہلے اسے شہید گنج کے سلسلہ میں عوامی غیظ وغضب کا شکار ہونا پڑا تھا۔ رہی سہی کسر تحریک پاکستان کے زمانے میں نکل گئی۔

مرزائی پاکستان کے سیاسی طور پر ہی نہیں الہامی طور پر بھی مخالف تھے۔ جب پاکستان مرزائیوں کی ہر طرح کی مخالفت کے علی الرغم بننے لگا تو مرزا محمود نے اعلان کر دیا کہ اگر ملک تقسیم ہوا تو وہ تقسیم عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم پھر آپس میں شیر وشکر ہو جائیں اور ہم کسی نہ کسی طرح پھر اکھنڈ بھارت بنائیں گے۔ مرزا محمود کے اس اعلان کے بعد ہمارے لئے ضروری ہوگیا کہ مسلمانوں کو مرزائیوں کے عقائد کے علاوہ اس کے سیاسی عزائم سے بھی آگاہ کریں۔ ہم نے کلمۂ حق کہنا شروع کیا تو اس کا اثر ہوا۔ لیکن بے شمار لوگ ایسے تھے جنہیں مجلس احرار کے نام سے خدا واسطے کا بیر ہو چکا تھا۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ بات نام کی نہیں کام کی ہے۔ نام کوئی ہو، اصل کام ہونا چاہئے۔ پھر جب کہ خود مجلس احرار نے بھی اپنے سیاسی حالات ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ حالات کے تقاضے اور اکثر ساتھیوں کی خواہش کے مطابق ایک غیر سیاسی تنظیم ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے قائم کی گئی، اس کے بانی ممبران میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ

بخاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع بادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا شیخ احمد (بوریوالہ)، مولانا محمد شریف بہاول پوری، مولانا محمد حیات فاتح قادیان، مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحمٰن میانوی، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد عبداللہ (ساہیوال)، مولانا غلام محمد بہاول پوری، مولانا نذیر حسین (پنوں عاقل) اور چند دیگر ساتھی شامل تھے۔

اس پلیٹ فارم کا سب سے بڑا فائدہ ہوا کہ سرکاری ملازمین بھی جماعت میں شامل ہو سکتے تھے۔ یہ جماعت ملک کی کسی مسلمان سیاسی جماعت کی حریف بھی نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس کام کی راہ میں بے شمار مشکلات تھیں، وہی کام اللہ کے فضل وکرم سے دن دگنی رات چوگنی ترقی سے ہونے لگا۔ عوام کسی تعصب کے بغیر حق بات سننے لگے، بلکہ سمجھنے لگے۔ ملک کے خلاف مرزائیوں کی سازشیں بے نقاب ہونے لگیں تو عوام نے نہ صرف یہ کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا، بلکہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کرنے اور تمام مرزائی افسروں کو کلیدی آسامیوں سے نکال دینے کا بھی مطالبہ شروع کردیا اور چند سالوں میں ہی مرزائیوں کے خلاف ایک عظیم تحریک منظم ہوگئی۔ (ہفت روزہ لولاک کا بنوری نمبر ص ۶۵)

☆...... اسی ملتان میں ۹ رجولائی ۱۹۵۱ء کو ختم نبوت کے ایک جلوس پر تھانہ کپ کے علاقہ میں فائرنگ کی گئی تھی جس میں چھ ختم نبوت کے رضا کاروں کو خاک وخون میں نہلا دیا گیا۔ آج ان شہداء کی قبور مبارکہ حضرت علامہ احمد سعید کاظمی کے مزار کے بجانب شرق، عیدگاہ مسجد کی جنوبی دیوار کی پہلی قبور کی صف میں موجود ہیں۔

☆...... آگے چل کر تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے لئے اسی واقعہ نے بھی بنیاد فراہم کی تھی۔

☆...... اسی ملتان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر محلّہ قدیر آباد، کچہری روڈ سٹینڈرڈ بیکری اور پھر تھانہ لوہاری گیٹ کے سامنے میدان گاذراں حاجی رحیم داد کے مکان پر قائم ہوا۔ اس کے بعد تغلق روڈ ملتان اور آج کل حضوری باغ روڈ پر عظیم الشان جامع مسجد، لائبریری اور سہ منزلہ دفتر مرکز یہ قائم ہے جو ’’اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء‘‘ کا پرتو لئے ہوئے ہے۔

☆...... اسی ملتان میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ انتخاب ہوا اور حضرت امیر شریعت کو اس جماعت کا امیر اوّل منتخب کیا گیا اور آج جماعت کا یہ کاروان بہتر (۷۲) سال گویا تقریباً پون صدی بعد پھر اسی جگہ حاضر ہے۔ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اس کا یہ عملی مظاہرہ آپ حضرات کی یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہے۔

حضرات گرامی! یہ وہ ملتان ہے جہاں سے پاکستان بننے کے بعد ختم نبوت کے تحفظ کا اس خطہ میں کام کا آغاز ہوا تھا جو آج پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے پھریرے بلند ہوتے آپ کو نظر آتے

ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، پاکستان کی پارلیمنٹ، آزاد کشمیر کی اسمبلی، جنوبی افریقہ کی عدالت، پوری دنیا میں اس عنوان پر علمی تحریری کام، ہزارہا کتب کی ترتیب واشاعت، کروڑوں کی تعداد میں مختلف زبانوں میں لٹریچر کی فراوانی، شرق سے غرب تک عقیدۂ ختم نبوت کی پر بہار رونقوں کا یہ عالمی نظارہ، اس سب کام کا آغاز اسی شہر سے ہوا تھا جہاں آج آپ کے اس قافلہ نے پڑاؤ کیا ہے۔

☆...... اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء حضرت امیر شریعت، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا لال حسین اختر، مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کو امیر منتخب کیا۔ مجاہد ملت حضرت جالندھری بہاول پور، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب چنیوٹ میں امیر مرکزیہ منتخب ہوئے تھے۔

☆...... اسی ملتان کے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانی ظلم وبربریت کے باعث ملک گیر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی جس کے نتیجہ میں قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر سیاہ وسفید، رات ودن، کفر واسلام کی تمیز قائم کر دی گئی۔

☆...... اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو امراء، حضرت امیر شریعت اور حضرت جالندھری ابدی استراحت فرما ہیں۔

☆...... اسی ملتان کو اپنے قیام کا اعزاز بخشنے والے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے امت مسلمہ کی ترجمانی کا فریضہ انجام دیا۔

☆...... اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان شوریٰ خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیری، شیخ الحدیث مولانا فیض احمد، ماسٹر اختر حسین، خواجہ حبیب احمد، حافظ محمد شریف آنول، سردار فضل محمود خاکوانی ابدی استراحت فرما ہیں۔

☆...... اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان ختم نبوت لائبریری ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے حوالہ سے اتنا ذخیرہ جمع ہے جو تمام دنیا کی کسی لائبریری میں اس عنوان پر اتنا ذخیرہ نہیں۔ یہ وہ اعزاز ہے جو اس لائبریری کو دنیا کی تمام لائبریریوں سے ممتاز کرتا ہے۔

☆...... جس ملتان میں آج آپ تشریف فرما ہیں اسی ملتان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر واشاعت سے

۶۰	جلدوں پر مشتمل	احتساب قادیانیت
۱۵	// //	محاسبہ قادیانیت

۱۰	//	//	تحریک ختم نبوت
۶	//	//	تحفہ قادیانیت
۵	//	//	قومی اسمبلی کی کارروائی
۵	//	//	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ
۳	//	//	قادیانی شبہات کے جوابات

ان سو جلدوں سے بھی زائد پر مشتمل عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت پر انسائیکلو پیڈیا تیار کر کے یوں دنیا بھر میں ریکارڈ قائم کر دیا گیا ہے کہ اس عنوان پر اتنا ضخیم تحریری کام اور مجموعہ صرف اور صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسی شہر ملتان سے یہ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

☆...... اسی ملتان سے ماہنامہ ''لولاک'' شائع ہوتا ہے جس کی اشاعت کی تعداد چالیس ہزار ہے۔ پاکستان کے دینی رسائل میں اتنی اشاعت کی یہ تعداد ایک اعزاز ہے۔

حضرات گرامی قدر وسامعین ذی وقار! بیرون دنیا بالخصوص یورپی یونین کے دباؤ کے سامنے ہماری حکومت سجدہ ریز ہوگئی۔ حیلوں، بہانوں سے انصاف کا خون کر کے عدالت سے من چاہے فیصلے کرائے گئے جو قانون کی بالادستی کی بجائے دباؤ کے غماز ہیں۔ آسیہ مسیح، شگفتہ وشفقت مسیح...... اہانت رسول ﷺ کے مجرمان کو رہا کر کے بیرون ملک بھجوا دیا گیا۔ حکومتی بزدلانہ اقدام نے پاکستان کے غیر مسلموں کو راستہ دکھایا کہ اگر بیرون جانا ہو تو پیغمبر اسلام ﷺ کی معاذ اللہ اہانت کرتے جاؤ اور یورپ کے ویزے لیتے جاؤ۔ اس صورت حال پر خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں قانون تحفظ ناموس رسالت، قانون تحفظ ختم نبوت کو بیرونی دباؤ پر حکومت گزند نہ پہنچائے۔ اس خدشہ کے خلاف سد سکندری بننے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۶؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو لیاقت باغ راولپنڈی، ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء مینار پاکستان لاہور، ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء قصہ خوانی بازار پشاور ۳۰؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو سرگودھا میں عظیم الشان عدیم المثال اور ریکارڈ کامیاب ختم نبوت کانفرنسوں کے اجتماعات منعقد کئے۔

آج ۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کی ختم نبوت کانفرنس ملتان کا یہ فقید المثال، عدیم النظیر اجتماع بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے۔ اس قافلہ کی پون صدی کی تاریخ گواہ ہے کہ یہ قافلہ رکا بھی نہیں، جھکا بھی نہیں، بکا بھی نہیں، بلکہ اٹکا بھی نہیں، ٹھٹکا بھی نہیں۔ آپ یہاں سے جائیں تو اس کانفرنس کا یہ پیغام گھر گھر پہنچا دیں کہ جب تک جان میں جان باقی ہے، رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس اور آپ ﷺ کے طرۂ امتیاز ختم نبوت کا بابانگ دہل تحفظ کیا جائے۔ حق تعالیٰ آپ اور ہم سب کو یہ توفیق بخشیں۔ آمین!

ایک بار پھر شکریہ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ختم نبوت کانفرنس اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کی قراردادیں

مولانا حافظ محمد انس

۱...... ختم نبوت کانفرنس ملتان کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ آئین پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے جب کہ قادیانی جماعت انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ خود کو مسلمان قرار دے کر آئین سے بغاوت اور قانون شکنی کا ارتکاب کرتی ہے۔ اندریں حالات اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اگر وہ خود کو قانون کا پابند نہیں کرتی تو انہیں آئین شکنی اور بغاوت کے جرم میں خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے۔

۲...... ختم نبوت کانفرنس ملتان کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک آئینی اور سرکاری ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی کر کے ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بنایا جائے۔

۳...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قومی اسمبلی اور سینیٹ سے عجلت میں منظور کردہ اوقاف ایکٹ مساجد، دینی مدارس اور دیگر وقف اداروں کی سالمیت وبقاء کے لئے خطرہ نیز خلاف شریعت وخلاف آئین ہے۔ یہ اجتماع اس ایکٹ کو مسترد کرتے ہوئے اس کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع پاکستان کے اکثریتی عوام اور مسلمان گھریلو تشدد بل کو خاندانی نظام، حیاء وشرم، مشرقی روایات اور شریعت اسلامیہ سے متصادم سمجھتے ہیں۔ اس بل کا مقصد مغربی تہذیب اور بے راہ روی کا فروغ ہے۔ یہ اجتماع اس بل کو یکسر مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ بل فوری طور پر واپس لیا جائے۔

۵...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے مابین ہونے والے معاہدات میں ڈیڈلاک پیدا کر کے دینی مدارس کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں۔ دینی مدارس کے اکاؤنٹس کی بندش، کوائف طلبی کے نام پر خوف وہراس، علماء کرام کو فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کے اقدامات کر کے دین دشمنی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ یہ عظیم الشان اجتماع اس معاہدہ کی تکمیل اور اس پر ڈیڈلاک کے خاتمے، بینک اکاؤنٹس رجسٹریشن اور کوائف کے معاملات حسب معاہدہ طے کرنے، علماء کے خلاف اقدامات روکنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۶...... کانفرنس کے منتظمین اپنے شرکاء جلسہ سے بھرپور استدعا کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات مثلاً شیزان، ذائقہ گھی، مشموم، پران سمیت تمام کا مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی اور محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔ منتظمین کانفرنس شرکاء سے درخواست گزار ہیں کہ تمام احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاقائی

مبلغین سے رابطہ قائم کر کے عملی میدان میں اس کام کا حصہ بنیں۔

۷...... عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء سے درخواست ہے کہ اس وقت ملک بھر کے اہم شہروں، دیہات وقصبات تک سرکاری سطح پر بلدیہ کی منظوری سے اہم چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ کراچی، نواب شاہ، دریا خان، کنڈیارو، سکھر، رحیم یار خان، بہاول پور، لاہور، قصور، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بھکر، چوک اعظم، چنیوٹ، فیصل آباد، پشاور، مردان، چارسدہ، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ، ایبٹ آباد، مانسہرہ، شیخوپورہ، میانوالی، جوہر آباد، تلہ گنگ، اپر دیر میں اہم چوک ختم نبوت چوک بن چکے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں سات چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ یہ چوک مستقل تبلیغ اور آگاہی کا ذریعہ ہیں۔ تمام شرکاء اپنے اپنے شہروں میں سرکاری سطح پر چوک منظور کرا کر وہاں ختم نبوت چوک کے نمایاں بورڈ لگوائیں۔ جہاں ہر وقت ختم نبوت کی تبلیغ ہوگی وہاں آپ کا کاز بھی آگے بڑھے گا۔ بطور مہم وتحریک کے اس کام کو بڑھائیں۔

۸...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع ملتان انتظامیہ کے تمام اداروں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے تمام تر انتظامات کی تکمیل کے لئے بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس کا یہ اجتماع مشائخ عظام، مشائخ حدیث، علماء کرام، مہتممین حضرات بالخصوص ملتان کے مدارس، شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات جنہوں نے کانفرنس کی تیاری کے لئے ہمارے شانہ بشانہ ساتھ رہے، دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ اجتماع عوام الناس کا بھی دل سے شکر گزار ہے کہ وہ اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر کانفرنس میں تشریف لائے۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس گوٹھ محمد اسحاق نواب شاہ

۸/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو مدرسہ انوار الہدیٰ گوٹھ محمد اسحاق کھوسہ نزد سٹھ میل تعلقہ دوڑ ضلع نواب شاہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مرشد الموحدین ولی کامل مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، شیخ التفسیر مولانا محمد قاسم سومرو، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد انیس امیر ختم نبوت نواب شاہ، مبلغ ختم نبوت نواب شاہ مولانا تجمل حسین، مولانا حزب اللہ کھوسہ ودیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں علاقہ کے علماء کرام اور عوام نے بھرپور شرکت کی شرکاء میں عالمی مجلس تحفظ ختم کا سندھی لٹریچر تقسیم کیا گیا اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو شرف قبولیت بخشے اور جن ساتھیوں نے محنت، خدمت اور تعاون کیا سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کی جھلکیاں

مولانا عتیق الرحمٰن

☆ ...... ملتان کانفرنس کی تیاری کی شروعات ۷؍ستمبر۲۰۲۱ء ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی سے ہوئی۔

☆ ...... ۱۲؍ستمبر کو جنوبی پنجاب کے تین ڈویژنوں ڈیرہ غازی خان، بہاول پور، ملتان کا اجلاس بلایا گیا۔

☆ ...... ۲۰۰ سو کے قریب چھوٹی بڑی کانفرنسیں ہوئیں۔

☆ ...... غلہ منڈی جھنگ، حق نواز پارک ڈیرہ اسماعیل، بہاول پور، مظفرگڑھ، کہروڑپکا کی کانفرنسیں اپنی مثال آپ تھیں۔

☆ ...... ۵؍اکتوبر کو پنڈال کی تیاری شروع ہوئی۔

☆ ...... امیر مرکزیہ حضرت پیر ناصر الدین خاکوانی، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، نائب امیر مرکزیہ خواجہ عزیز احمد نے رفقاء سمیت پنڈال کا معائنہ کیا۔

☆ ...... اسٹیج سیکورٹی پر مجلس مانسہرہ کے رضاکار اور پنڈال میں جامعہ خیر المدارس، جامعہ عمر بن خطاب، جامعہ رحیمیہ، جامعہ قادریہ حنفیہ، جامعہ اشرفیہ مان کوٹ، جامعہ دارالعلوم، فتح البرکات، مدرسہ جامعہ رحیمہ فتحیہ خونی برج، مجلس اشاعت اسلام اور ملتان شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات نے خدمات سرانجام دیں۔

☆ ...... سیکورٹی پر رضاکاران، شرکاء کے ساتھ مثالی ڈسپلن، اپنائیت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔

☆ ...... قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن اور صدر وفاق المدارس شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کو ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں اسٹیج پر لایا گیا۔ شرکاء نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔

☆ ...... کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ تمام مقررین فتنہ قادیانیت کی ملک میں موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆ ...... کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆ ...... کانفرنس میں شرکاء کی تعداد لاکھوں میں تھی۔ سٹیج پر بڑی سکرین لگائی گئی تھی جس سے پورا اسٹیڈیم نظارہ کرتا رہا۔ کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆...... ریواڑی برادری ملتان کی جانب سے کانفرنس میں ہزاروں پانی کی بوتلیں تقسیم کی گئیں۔

☆...... دنیاپور کے جناب رانا زبیر احمد اور راؤ مظہر الاسلام ملتان نے بھی پانی کی تقسیم کا اہتمام کیا۔

☆...... شرکائے کانفرنس میں پیک شدہ کھانا بھی تقسیم کیا جاتا رہا۔

☆...... کانفرنس کی کوریج کے لئے الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کی مختلف ٹیمیں مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے۔

☆...... معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس شروع ہونے کے ساتھ ہی پنڈال شرکاء سے بھر گیا۔ اس لئے اسٹیڈیم کی سیڑھیوں کے راستے بھی کھول دیئے گئے۔ کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب قرار دیا گیا۔

☆...... الحمدللہ کانفرنس کے تمام تر انتظامات خوش اسلوبی سے طے پائے۔

☆...... اللہ کے فضل وکرم سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی آواز پر لوگوں نے شرکت کر کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔

☆...... اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا مجلس کے مبلغین، مقامی علماء کرام، بالخصوص مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان، مولانا محمد انس، مولانا محمد بلال، مولانا محمد عثمان، مولانا محمد امین، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی کے سر ہے۔

☆...... اللہ تعالیٰ تمام کی سعی کو قبول فرمائیں اور ختم نبوت کے جھنڈے کو تھامے رکھنے اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والا بنائیں۔ آمین بجاہ خاتم النّبیین!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا دورہ پنوعاقل

۸/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد، مناظر اسلام مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد ظفر اللہ سندھی صبح گیارہ ۱۱ بجے پنوعاقل تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار حافظ عبدالغفار شیخ نے زیر تعمیر مرکز ختم نبوت پنوعاقل کا معائنہ کرایا۔ حضرات نے زیر تعمیر دفتر کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور ساتھیوں سے بھرپور تعاون کی درخواست کی اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے مرکزی جامع مسجد پنوعاقل مفتی محمد راشد مدنی نے مدنی مسجد پنوعاقل مولانا محمد حسین ناصر نے عیدگاہ مسجد مولانا محمد ظفر اللہ سندھی قادری مسجد بنوعاقل میں جمعہ کے عظیم الشان اجتماعات سے خطابات کئے۔ کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کیا اور مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے خبردار کرتے ہوئے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی سرپرستی چھوڑ دیں اور قادیانیوں کو پاکستان کے اندر کلیدی عہدوں سے برطرف کریں۔ بعد نماز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے ناظم غلام شبیر شیخ نے علماء کرام اور مقامی جماعتی احباب کے اعزاز میں پرتکلف ظہرانہ دیا حافظ عبدالغفار شیخ مولانا شبیر شیخ جناب محمد زمان انڈر اور دیگر ساتھیوں نے ان پروگراموں کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور تعاون کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ملتان سے شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا خطاب

ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ، نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا و سندنا ونبينا وحبيبنا و شفيعنا و مولانا محمدا عبده ورسوله، صلى الله تعالىٰ عليه وعلى آله و اصحابه وبارک وسلم تسليما كثيرا، اما بعد! فقد قال رسول الله ﷺ: لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه و ولده ووالده والناس اجمعين او كما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

حضرت پیر ناصر الدین خان خاکوانی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرات علماء کرام اور میرے انتہائی عزیز بھائیو! ...... السلام عليكم ورحمة الله تعالىٰ وبركاته

یہ میری عظیم خوش قسمتی ہے اور اس کے لئے میں اپنے بزرگ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کا ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے اس عظیم الشان نبوت کے پروانوں کے اجتماع میں مجھ ناکارہ اور ناچیز کو شرکت کا شرف عطا فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزاء دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔

یہ انسانوں کے سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، جو نگاہوں کو سرور اور نور بخش رہا ہے، یہ درحقیقت حضور نبی کریم سرور دو عالم، محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ امت مسلمہ کی محبت کا اور رسول کریم ﷺ کی ناموس پر اور آپ کی ختم نبوت کے عقیدہ پر اپنی جان و مال اور آبرو نثار کرنے والوں کا مجمع ہے۔ ان کے ساتھ شریک ہو جانا اور ان کی رفاقت میں چند لمحے گزار لینا بھی میں ایک عظیم سعادت سمجھتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس عظیم کانفرنس اور اس عظیم اجتماع میں شریک ہونے والے ہر ہر فرد پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور نبی کریم ﷺ کی محبت پر قربان ہونے کا جذبہ عطا فرمائے۔

میں نے ابھی ایک حدیث آپ کے سامنے پڑھی ہے جس میں خود رسول کریم، سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، اس وقت تک وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا جب تک میں (یعنی نبی کریم ﷺ) اسے اپنی جان سے، اپنے مال سے، اپنی اولاد سے اور دنیا

کے سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ یہ ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔
نبی کریم ﷺ کی محبت کا یہ تقاضا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن صفات کے ساتھ مبعوث فرمایا ان میں سے ایک ایک صفت کے اوپر بندہ اپنی جان قربان کرے۔ ان صفات میں سے ایک بہت بڑی عظیم صفت یہ تھی کہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام جو پہلے تشریف لائے وہ کسی ایک قوم کے لئے آتے تھے، کسی ایک قبیلہ کے لئے آتے تھے، کسی ایک خطہ زمین کے لئے آتے تھے لیکن اللہ جل جلالہ نے حضور نبی کریم، سرور دو عالم ﷺ کے بارے میں یہ اعلان فرمادیا کہ: ''وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا'' کہ ہم نے آپ کو صرف عربوں کے لئے نہیں، صرف مکہ والوں کے لئے نہیں، صرف حجاز والوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ انسانیت کے مفہوم میں، للناس جمیعا کے مفہوم میں جس طرح وہ لوگ داخل ہیں جو رسول کریم ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھے حضرات صحابہ کرام یا دوسرے مسلمان، اسی طرح آپ کے بعد آنے والے لوگ اور جتنی آنے والی نسلیں ہیں وہ سب جمیعا للناس کے اندر داخل ہیں۔ یہ وعدہ سرکار دو عالم ﷺ کی رسالت اور نبوت، قیام قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے آپ رسول ہیں اور کوئی شخص جو سرکار دو عالم ﷺ کے بعد آئے، اس کے نبی ہونے کے دعوے کو کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہیں اور اس کو کبھی بھی اسلام کے دائرہ میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔
آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علماء کرام نے، داعیان اسلام نے روزہ روشن کی طرح یہ بات واضح اور مبرہن کردی کہ جو شخص بھی نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوے دار ہو کسی بھی معنیٰ میں، چاہے وہ ظلی کہے، بروزی کہے، عکسی کہے یا کچھ بھی استعارہ استعمال کرے۔ یادرکھئے! آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی اس کا دعویٰ کرے وہ غیر مسلم ہے، وہ کافر ہے اور کسی طرح بھی اس کو دائرہ اسلام میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور علماء کرام کی جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان میں اس حقیقت کو آئینی طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ نے پاکستان کو یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ اس ملک میں ختم نبوت کا عقیدہ اس کے دستور اساسی کے اندر موجود ہے۔ لیکن یہ لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، یا مسیح موعود، یا مہدی قرار دینے والے لوگ ہیں وہ سارے دنیا میں یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم کیا گیا۔ ہم مظلوم ہیں۔ ہمیں دائرہ اسلام سے خارج کردیا گیا۔ حالانکہ خود ان کا کرنا یہ ہے کہ ہم نے ان کو اسلام سے شاید بعد میں متفقہ طور پر خارج کیا لیکن انہوں نے اپنی نبوت کا آغاز ہی ساری امت مسلمہ کو کافر قرار دے کر کیا اور یہ کہا کہ جو مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے پوری

امت مسلمہ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور صرف کفر کا فتویٰ ہی نہیں بلکہ یہ کہا کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ مانے، اس کی نبوت کا انکار کرے وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ کسی غیر مسلم کو غیر مسلم کہنا یہ کوئی گالی نہیں ہے، یہ تو ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ لیکن کنجریوں کی اولاد کہہ کر ساری امت مسلمہ کو انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک پھیلی ہوئی ساری اسلامی دنیا کو انہوں نے نہ صرف کافر کہا بلکہ کنجریوں کی اولاد قرار دیا۔ تو ظالم وہ ہوئے یا ہم ہوئے؟ مظلوم امت مسلمہ ہے یا وہ جو چھوٹا سا گروہ ہے؟ یقیناً امت مسلمہ مظلوم ہے۔

امت مسلمہ کے کلیجوں کو سرکار دو عالم ﷺ کی ناموس پر حملہ کر کے، آپ کی ختم نبوت پر حملہ کر کے چھلنی کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں امت مسلمہ ان کے ظلم و ستم کا شکار رہی۔ ان کے سیاسی ہتھکنڈوں نے نہ جانے کتنے حریت پسند مسلمانوں کے راستہ میں کانٹے بچھائے۔ انہوں نے راستے بند کئے، ان کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں، روڑے اٹکائے۔ تو ظلم در حقیقت اس شخص نے کیا جس نے سب سے پہلے یہ کہا کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی بن کر آیا ہوں۔ بلکہ یہ بکواس کی کہ میں عین محمد رسول اللہ ﷺ کا مظہر ہوں، العیاذ باللہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ ہم حق بات کہتے ہیں اور حق بات کا اعلان کرتے ہیں۔ اس میں ہمیں کبھی کوئی شرمندگی نہیں، لیکن ساتھ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بحیثیت ایک مسلمان کے اور بحیثیت شمع نبوت کے پروانے کے جہاں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے ناموس کے اوپر اپنی جان، مال اور آبرو سب کچھ قربان کر دو، وہاں ہمیں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ جو لوگ غلط فہمی کی وجہ سے، یا کسی کے بہکانے کی وجہ سے بھٹک گئے ہیں تو ان کو دعوت دینا بھی ہمارا کام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

”ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن“ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو نصیحت کے ذریعے اور اچھی نصیحت کے ذریعے اور حکمت کے ذریعے، اور جب جدال کا وقت آئے تو ”جادلھم بالتی ھی احسن“ احسن طریقے سے ان کے ساتھ مناظرہ کرو یا مباحثہ کرو یا جدال کرو۔

لہٰذا میں یہ گزارش کرتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ پاکستان میں کرنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اگر آپ کسی کو دیکھیں کہ وہ ان کے جال میں پھنس رہا ہے اور ان کے پھیلائے ہوئے فتنے میں مبتلا ہو رہا ہے تو بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو محبت سے، پیار سے اور موعظہ حسن کے ساتھ اسلام کی طرف واپس لانے کی دعوت دیں۔ انہیں واپس لائیں اور ان کو در حقیقت صحیح معنوں میں مسلمان بنائیں۔

میں اس عظیم اجتماع میں جمع ہونے والے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جب کبھی آپ کو موقع ملے یا کسی ایسے شخص سے آپ کا مقابلہ ہو جو غلط فہمی کی وجہ سے اس راستے پر پڑ گیا ہے، اس کو دعوت دیں صحیح اسلام کی۔ اس کے لئے الحمد للہ علمائے کرام نے اتنا بڑا لٹریچر فراہم کر دیا ہے کہ اس کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ جب قومی اسمبلی میں یہ معاملہ زیر بحث تھا اس وقت علمائے کرام نے متفقہ طور پر ان کے تمام اعتراضات تمام دلائل کا مدلل جواب دیا اور اس سے پہلے بھی بے شمار سینکڑوں کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ ہر مسلمان کو ان سے باخبر ہونا چاہیے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے مرزائی اگرچہ ان کے مربیوں میں شامل نہ ہوں لیکن وہ اپنے مذہب کی اتنی معلومات رکھتے ہیں کہ اگر کبھی کسی مسلمان سے واسطہ پیش آئے تو وہ اس کو دھوکہ دے کر، دجل سے کام لے کر اس کو غیر مسلم بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ہم میں سے ہر ایک کو بھی اس کام کے لئے تیار رہنا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اگر موقع عطا فرمائے تو ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آج الحمد للہ پاکستان میں تو آئینی طور پر یہ حقیقت تسلیم کر لی گئی اگرچہ بہت سے کلیدی مناصب پر اب بھی بہت سے قادیانی غیر مسلم موجود ہیں لیکن کم از کم آئینی طور پر یہ مسلّم ہے۔ اس لئے یہاں پر لوگوں کو دھوکہ دینے کے مواقع کم ہیں لیکن جب میں کبھی یورپ کے سفر پر جاتا ہوں وہاں میں دیکھتا ہوں کہ جرمنی میں، اٹلی میں، فرانس میں، برطانیہ میں، یورپ کے دوسرے ملکوں میں اور اسی طرح نیوزی لینڈ میں، آسٹریلیا میں اور فجی آئی لینڈ میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں اور ان کی دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمارا یہ فریضہ ہے کہ ان لوگوں کو جو ان کے دجل وفریب کا شکار ہوتے ہیں اور ان سے متاثر ہو کر العیاذ باللہ وہ اسلام کی غلط تعبیر کو حق سمجھتے ہیں، ان تک اپنے ختم نبوت کے پیغام کو ان کی زبان میں پہنچائیں، ان کے اسلوب میں پہنچائیں اور ان پر یہ واضح کریں کہ یہ درحقیقت اسلام نہیں ہے بلکہ یہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غداری ہے۔ اس بات کا ان کو فہم عطا کریں ان کو سمجھ عطا کریں۔ ایسا ہم لٹریچر تیار کریں، ایسے ہم داعی تیار کریں جو ان علاقوں میں جا کر ان کی زبان میں ان کی تردید کریں اور لوگوں کا ایمان خطرے میں پڑنے سے بچائیں۔

میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم تنظیم ہے اور ایسی تنظیم ہے جس کا بڑا شاندار ماضی ہے۔ اس تنظیم نے الحمد للہ ختم نبوت کے عقیدہ کو مسلمانوں کے دلوں میں مستحکم اور پیوست کرنے کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی۔ زبانی انداز میں بھی، تحریر میں بھی، مناظرے اور مجادلہ کے اعتبار سے بھی۔ الحمد للہ اس تنظیم نے ایسی محنت کی ہے جس کے نتیجے میں آج اتنا بڑا عظیم اجتماع ختم نبوت کے نام پر منعقد ہو رہا ہے۔

ابھی قاری محمد حنیف جالندھری صاحب فرما رہے تھے کہ میں نے اس جگہ پر بہت سے اجتماعات

دیکھے ہیں لیکن اتنا بڑا اجتماع اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ الحمدللہ اس تنظیم نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کو پیوست کرنے کے لئے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اب مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ تعاون کریں اور ایسا تعاون کریں کہ جس کی بنیاد پر دنیا کے ہر خطے میں ہر ملک میں ان کی شاخیں پائی جائیں اور ان کے داعی جائیں اور ان کا لٹریچر وہاں کی زبان میں تیار کیا جائے۔ اگر آپ حضرات اس تنظیم کے ساتھ تعاون کریں گے، اس تنظیم کو اپنے اوقات دیں گے، اپنا روپیہ دیں گے، اپنا مال دیں گے تو ان شاءاللہ یہ تنظیم اس قابل ہوگی کہ دنیا کے آخری حدود تک اس پیغام کو پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ختم نبوت لائبریری دفتر مرکزیہ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی ’’ختم نبوت لائبریری‘‘ دفتر مرکزیہ ملتان میں حضرت امیر شریعتؒ کے عہد امارت سے قائم ہے۔ اس کی بعض خصوصیات ایسی ہیں جو اسے دنیا کی لائبریریوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ اس میں شامل منتخب کتب کی تعداد انتیس ہزار سے بھی زائد ہے۔ آج کی مجلس میں ملک بھر کے وہ حضرات جو اپنی ذاتی کتب وقف کرنا چاہتے ہوں، ان سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ اپنی ان کتب کو ختم نبوت لائبریری ملتان کے لئے وقف کریں۔ پی۔ایچ۔ڈی اور ایم فل کے مقالہ جات کے لئے جدید تعلیم یافتہ حضرات ملک بھر سے استفادہ کے لئے اس لائبریری میں تشریف لاتے ہیں۔ جہاں انہیں رہائش و خوراک کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ دیگر مصنفین و محققین بھی اس لائبریری سے استفادہ کرتے ہیں۔

آپ حضرات کا اپنی کتب کو لائبریری کے لئے وقف کرنے سے جہاں آپ کی کتابیں محفوظ ہو جائیں گی۔ وہاں یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ بھی ہوگا۔ دینی کتب، سیرت، تاریخ، ردفرق باطلہ، تحفظ عقیدہ ختم نبوت پر مشتمل کتب کے لئے زیادہ توجہ کی درخواست ہے۔ ان نمبرات پر اطلاع دیں گے تو کتب منگوانے کا طریقہ باہمی مشورہ سے طے کر لیا جائے گا۔

مکرم حافظ محمد انس صاحب (ناظم دفتر مرکزیہ ملتان) 0301:7500173

مکرم مولانا محمد وسیم اسلم صاحب (لائبریری انچارج) 0301:7904257

محتاج دعا ...... فقیر، اللہ وسایا خادم ختم نبوت ملتان 0300:7317337

ختم نبوت کانفرنس ملتان سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب

ضبط وترتیب: مولانا محمد بلال

الحمدﷲ و کفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! .... الخ!

جناب صدر محترم، اکابر علماء کرام، بزرگان ملت میرے دوستو اور بھائیو!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر آج کی اس فقید المثال عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ان کے قائدین اور ان کے تمام کارکنوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میرے محترم دوستو! اس اجتماع میں آپ کی یہ عظیم الشان شرکت یہ پیغام ہے قادیان کو بھی، یہ پیغام ہے تل ابیب کو بھی، یہ پیغام ہے قادیانیت کی دنیا میں تمام پناہ گاہوں کو، یہ کہ صرف پاکستان نہیں بلکہ دنیا بھر کا مسلمان جاگ رہا ہے۔ ختم نبوت کے عقیدے پر پہرہ دینے والے مسلمانوں کی کوئی کمی نہیں اور تم قادیانیوں کو اپنی کسی بھی پناہ گاہوں میں پناہ دینے کے قابل نہیں رہو گے۔ یہ ایک فتنہ ہے۔ ہمارے اکابر نے اس فتنہ کی سرکوبی کا آغاز کیا بالآخر پاکستان کی سرزمین پر پاکستان کے پارلیمنٹ میں ان کو ڈھیر کر دیا۔ انشاء اللہ! ہم زندہ ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے دنیا یہ مت سوچے پاکستان میں ہم زندہ رہیں گے اور قادیانیوں کو کوئی مسلمان کہہ سکے گا۔ یہ فیصلے ہم کئی بار جیت چکے ہیں۔

پاکستان بننے سے پہلے بہاول پور کی ریاست میں ایک خاتون کی دعوئ داری پر طویل مقدمہ لڑا گیا اور دلائل اور براہین کے ساتھ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جنوبی افریقہ کی عدالت میں مقدمہ لڑا گیا، وہاں پر وہ مقدمہ ہار گئے۔ دلائل اور براہین کی بنیاد پر وہ اپنے آپ کو مسلمان ثابت نہیں کر سکے۔ حالانکہ وہاں عدالت کوئی مسلمانوں کی نہیں تھی۔ پاکستان کی پارلیمنٹ میں پوری اسمبلی کو کمیٹی بنایا گیا، تمام ممبران نے ان کو سنا۔ بالآخر ان پر جرح ہوئی اور وہ مسلمانوں کے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکے اور ایک متفقہ قرار داد کے ذریعہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

میں حیران اس بات پر ہوں کہ آئینی طور پر وہ غیر مسلم ہوں یا وہ کسی ملک میں اس مسئلہ پر پارلیمان میں آئین وقانون کے حوالے سے کسی نے نہ چھیڑا ہو تب بھی امت مسلمہ کے اندر یہ مسئلہ غیر متنازعہ ہے کہ ختم نبوت کا منکر غلام احمد قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ پھر کیوں پاکستان پر دباؤ ڈالا جارہا ہے، کیوں آئے روز کبھی یورپی پارلیمنٹ، کبھی برطانوی پارلیمنٹ، کبھی

مغربی دنیا کی کوئی تنظیم آئے روز ہمارے اوپر دباؤ ڈالتی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی شق کو آئین سے نکال دو، کس بنیاد پر؟ اگر ہم ایک خودمختار ملک، اگر ہم ایک ریاست ہیں، ہماری ریاست کی آزادی کا تقاضہ یہ ہے کہ دنیا کا کوئی ملک قانون سازی کے لئے ہم پر کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتا۔ یہ کیا جمہوریت ہے، اگر مغرب کے عقائد کو ہم اپنائیں، اگر ہم مغرب کی تہذیب کو اپنائیں، اگر ہم فحاشی اور عریانی کو ہم پھیلائیں، اگر ہم اپنی تہذیب کو چھوڑ دیں۔ تب ہم ان کے دوست بھی ہیں اور ان کے وفادار بھی ہیں۔ اور اگر اسلام کی بات کرتے ہیں، مسلمان کی بات کرتے ہیں، اسلام کی تہذیب کی بات کرتے ہیں، اسلام کی بقاء کی بات کرتے ہیں، اسلام کی تعلیم کی بات کرتے ہیں تو انہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔

کیا مسلمانوں کو حق نہیں ہے کہ وہ قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کریں۔ پھر کیوں مدارس پر دباؤ ہے، پھر کیوں مدارس کو کنٹرول کرنے کی باتیں ہورہی ہیں۔ کیا ہماری پارلیمنٹ، پارلیمنٹ نہیں ہے کہ آئے روز کوئی نہ کوئی رپورٹ آجاتی ہے اور کمیٹیوں میں زیر بحث ہوتی ہے کہ باہر سے حکم آیا کہ وہ ہم سے اس طرح کی قانون سازی چاہتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایف۔اے۔ٹی۔ایف کے تحت باقاعدہ قانون سازی ہوئی۔ عالمی ادارہ ہے اس نے پاکستان کو شرائط بھیجے اور قانون سازی کے لئے بل اسمبلی میں آیا اور اس پر باقاعدہ لکھا ہوا تھا کہ یہ ایف۔اے۔ٹی۔ایف کی خواہش پر قانون سازی ہورہی ہے۔

میں حیران اس بات پر ہوں کہ اب تقریباً پون صدی مکمل ہونے کو ہے اور ہم نے جس مقصد کے لئے یہ وطن عزیز حاصل کیا تھا اور اس وطن عزیز میں ہم نے جو اپنے لئے جس منزل کا تعین کیا تھا آج ۷۴ سال گزرنے کے بعد بھی ہم اس منزل کی تلاش میں ہیں۔ ہمیں اپنی منزل نہیں مل رہی۔ یہ تو آپ کی حب الوطنی ہے کہ مذہبی ذہن کے لوگ، دیندار لوگ، دینی مدارس سے وابستہ لوگ، دینی جماعتوں سے وابستہ لوگ، آپ کا مذہبی ووٹر وہ پاکستان کی ریاست کے ساتھ چپکا ہوا ہے۔ وہ ریاست کا وفادار ہے۔ لیکن ریاستی ادارے آپ کو ریاست سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کررہے ہیں، ان کی ہر لحہ یہ کوشش ہے کہ آپ کو غدّار ڈکلیئر کیا جائے۔ آپ کو ملک کے لئے خطرناک قرار دیا جائے، دنیا کے سامنے مذہب اور مذہب سے وابستہ لوگوں کو بطور مجرم پیش کیا جائے، خطرناک پیش کیا جائے۔ لیکن آپ ہیں کہ آپ ریاست کے ساتھ چپکے ہوئے ہیں اور آج آپ کے اس جلسے کی وساطت سے میں پورے اعتماد کے ساتھ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ آج اگر پاکستان باقی ہے، اگر آج پاکستان کے چاروں صوبے ایک ہیں تو دینی قوتوں کی وجہ سے ایک ہیں، سیکولر قوتوں کی وجہ سے نہیں اور ان کے حقائق بھی میں جانتا ہوں۔

میں قوم پرستوں کو بھی جانتا ہوں کہ ان کی کیا سوچ ہے، میں سیکولر دنیا کی پاکستان سے وابستگی اور

سوچ کو بھی جانتا ہوں، زندگی ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے گزر گئی ہے۔ ہم جانتے ہیں آخر ہر روز ہماری وفاداری کا امتحان کیوں لیا جاتا ہے۔ جب افغانستان پر حملہ ہوا۔ امریکہ سے لے کر پوری مغربی دنیا اور پاکستان اور دنیا کی سیکولر لابی نے ایک ہوکر ہمارے نوجوانوں کو ایک ہوکر اشتعال دلایا تا کہ مذہب اور ریاست آپس میں ٹکرائیں اور ریاستی قوت کے ذریعہ سے مذہب اور مذہبی اداروں اور مذہبی لوگوں کا خاتمہ کردیا جائے، ان کو تہس نہس کردیا جائے۔ لیکن یہ لوگ اشتعال میں نہیں آئے۔ انہوں نے ملک کی خیرخواہی سوچی۔ انہوں نے وطن عزیز کی خیرخواہی سوچی۔

مجھے معلوم ہے جنرل مشرف نے کس طرح اشتعال دلایا، کس طرح یہاں پر ایک سوچ کو آگے بڑھایا لیکن الحمدللہ پاکستان کے تمام مکاتب فکر سے وابستہ دینی مدارس کی تنظیمیں سب اس بات پر متفق ہوگئیں کہ ہم پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں اور جب ہم اسمبلی میں کہتے تھے کہ ہم پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم قانون اور آئین کے ساتھ کھڑے ہیں تو ان کے چہرے ڈھیلے ہوجاتے تھے کہ ہم تو تمہیں اشتعال دلا رہے ہیں، تم اس طرح کی باتیں کرتے ہو۔ ہم نے ان کی سازشوں کو ناکام بنایا ہے، ان کے عزائم کو ناکام بنایا ہے۔ وہی جنرل مشرف ابھی زندہ ہے اور وہ اپنی آنکھوں سے افغانستان میں امریکہ کے انجام کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ نے اس کو شاید اس لئے موت نہیں دی ابھی تک تا کہ وہ اپنے آقا کے انجام کو افغانستان میں اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ (قائد تیری بصیرت کو سلام ہے سلام ہے۔ نعرہ)

میرے محترم دوستو! یہ ملک ہمارا ہے، ہم اس ملک کو قادیانیوں کے سپرد نہیں کرسکتے، چھپے چھپے لوگ ہیں، بظاہر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ہماری اسٹیبلشمنٹ کے اندر ہماری بیوروکریسی کے اندر ہمارے مختلف اداروں کے اندر وہ کام کر رہے ہیں۔ ایسا نہیں کہ وہ کام نہیں کر رہے۔ لیکن میں انہیں کہنا چاہتا ہوں، جہاں ہو وہیں رک جاؤ، ورنہ بے نقاب ہوجاؤ گے۔ تمہارا انجام بھی آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔ (نعرہ)

میرے محترم دوستو! ان ناپاک عزائم کے لئے اپنی مرضی کے حکمران بھی پاکستان میں لائے گئے، ان ناپاک مقاصد کی تکمیل کے لئے ملک میں دھاندلیوں کے ذریعے ناجائز حکومتیں قائم کیں لیکن الحمدللہ ہم نے ان کو ان عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ ناموس رسالت کے تحفظ کا قانون اس کو ختم کرنے کے لئے یہ باہر سے ایجنڈا آیا ہے، قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے والے آرٹیکل کو آئین سے نکالنے کا ایجنڈا آیا، ہماری تہذیب کو دفن کرنے کا ایجنڈا باہر سے آیا اور اس کے لئے پیسے بھی آئے۔ لیکن آپ زندہ ہیں سب کچھ ناکام ہوگیا۔ ان الذین کفروا ینفقون اموالھم...... ثم یغلبون! یہ تو دنیا کی سزائیں ہیں (والذین کفروا الیٰ جھنم یحشرون) یہ آخرت کی سزا ہے۔ پیسے لگاتے رہیں، کتنا پیسہ افغانستان

میں لگا، کتنا پیسہ تم نے پی.ٹی.آئی کو حکومت بنانے کے لئے لگایا ہمیں معلوم ہے، کتنے ڈالر باہر سے آئے، کتنے پاؤنڈ باہر سے آئے، کہاں گئے۔ لیکن یہ ایسا ہوتا رہے گا یہ مقابلے چلتے رہیں گے۔

پیسوں سے نہیں ڈرنا اقتدار کے رعب اور دبدبہ سے نہیں ڈرنا یہ حکمران ہیں۔ خدارا یہ حکمران مجھے مچھر کے برابر بھی نظر نہیں آتے۔ (نعرہ)

کس حیثیت کے لوگ ہیں لیکن ان شاء اللہ آپ حوصلے سے کام لیں، احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ پوری دنیا کی افغانستان میں شکست، مذہبی دنیا کے مورال کو بلند کرتا ہے اور سیکولر دنیا کے مورال کو زمین بوس کر دیتا ہے۔ آج میں بھی کہتا ہوں اور دنیا کی بڑی حکومتوں کے سربراہان بھی کہتے ہیں کہ امریکہ اب سپر طاقت نہیں رہا اور کہتے ہیں کہ اس شکست کے بعد ہم بھی سپر طاقت نہیں رہے۔ اعتراف ہے نا، اور پھر جب یہ لوگ ناکام ہو جاتے ہیں پھر یہ آپ کی ہمدردی میں دو جملے کہہ دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ان کے ہمدرد پھرتے رہتے ہیں نا، تو ان کو بھی مجلس میں بیٹھ کر آپ کی ہمدردی کے ایک دو جملے چاہئے ہوتے ہیں نا۔ ایک زمانہ تھا، جنیوا انسانی حقوق کمیشن میں پاکستان نے ایک قرارداد پیش کی۔ پوری دنیا میں ایک ووٹ بھی نہیں ملتا تھا اور وہ کشمیر کے حوالے سے ایک قرارداد تھی۔ ابھی اسی حکومت نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے کمیشن میں ایک قرارداد پیش کی اور کیا کہا، ہمارے پاس اس وقت ۵۷ ممالک کی حمایت حاصل ہے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ بہت بڑی کامیابی ہے، کسی زمانہ میں ایک ووٹ نہیں ملا۔ اب ہمیں ستاون ممالک کی حمایت حاصل ہے ظاہر ہے خوشی تو ہوتی ہے۔ چلو کچھ تو ہوا اگلے دن میں نے پتہ کیا۔ کیا واقعی ہمیں ستاون ممالک کی حمایت حاصل ہے تو پتہ چلا کہ اس کمیشن کے ارکان کی تعداد کل ۴۷ ہے، ستاون کی حمایت کہاں سے آ گئی؟ اور پھر ان سنتالیس ممبران کے فورم پر جب آپ قرارداد پیش کرتے ہیں، قرارداد پیش کرنے کے لئے ۱۶ ممالک کی تائید ہونا ضروری ہے اور ہمیں وہ سولہ بھی نہیں ملے اور جب کچھ بھی نہیں ملا، ہم تو یہ قرارداد ہی پیش نہیں کر سکے۔ ہمارے پیر صاحب نے کہا ہم نے کب کہا تھا کہ قرارداد پیش کریں گے؟

اب آپ اندازہ خود لگائیں کہ وہ پبلک کو کس طرح گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر آپ دیکھ رہے ہیں، آج جب کہ پاکستان کی عوام اس حالت میں ہے کہ جب غریب آدمی اپنی بھوک اور غربت کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آج ملک کا ہر طبقہ انہی معاشی اور اقتصادی پریشانیوں کی وجہ سے دربدر ہے۔ جیسے ہمارے اکابرین میں سے ایک بزرگ نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان معاشی فکر سے آزاد نہ ہو وہ انسان تو کیا ایک چیونٹی کی بھی خدمت نہیں کر سکتا۔ قیمتیں کہاں پہنچ گئیں؟ عام استعمال کی چیزیں، خورد ونوش کی چیزیں، دوائیاں عام آدمی کی قوت خرید سے باہر جا چکی ہیں۔ غریب آدمی بازار میں جا کر سودا سلف

نہیں خرید سکتا۔ آج ڈاکٹر رو رہے ہیں، اساتذہ رو رہے ہیں، وکلا پیٹ رہے ہیں، مزدور، کسان ہر طبقہ زندگی آج پریشانی کی حالت میں ہے۔ ایسے کیوں کیا جارہا ہے تاکہ یہ لوگ اپنے پیٹ کی فکر میں لگ جائیں اور یہ اسلام کو بھول جائیں، وہ دین کو بھول جائیں، وہ ختم نبوت کو بھول جائیں، عقیدے کو بھول جائیں اور صرف ان کو اپنی ذات کی فکر لاحق ہو جائے اور وہ اس قابل ہی نہ رہیں کہ وہ کسی نظریے اور عقیدے کے تحفظ کے لئے کوئی کردار ادا کر سکیں۔ یہ سب اسی کے لئے کیا جارہا ہے، پھر بھی آپ کی ہمت ہے کہ اس تمام تر مشکلات کے باوجود آپ اپنے دین، اپنے ایمان، اپنے عقیدے، اپنے ختم نبوت، اپنی تہذیب، اپنے تمدن کے تحفظ کے لئے اب بھی جاگ رہے ہیں۔ یہ آپ کی ہمت ہے وگرنہ ان حالات میں میں یہی کہہ سکوں گا کہ اپنی ہمت ہے پھر بھی جئے جارہے ہیں۔

یہ ہیں وہ ساری چیزیں جن سے پاکستان گزر رہا ہے اور پاکستان میں ایک ہی چیز نشانے پر ہے، آپ کا دین۔ اسی لئے ملک کو حاصل کیا گیا تھا کہ پھر یہی قوم اپنے دین کی حفاظت کے لئے میدان میں ہوگی۔ ہم نے اس لئے ملک حاصل کیا تھا۔ تین وجوہ بتائی جاتی ہیں، تین وجوہ ہیں پاکستان بنانے کے۔ مذہبی لوگ کہتے ہیں یہ ملک اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ جمہوریت پسند لوگ کہتے ہیں کہ یہ جمہوریت کے لئے حاصل کیا گیا تھا تاکہ ہندو اکثریت ہم پر حکومت نہ کر سکے اور ایک طبقہ کہتا ہے کہ معاشی آزادی کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ اب اس ملک کے قیام کا مقصد اسلام ہو یا جمہوریت ہو یا معاشی آزادی ہو۔ تینوں حوالوں سے۔ آپ اس وطن عزیز کی ۷۴ سالوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ ان تینوں میں آپ کو ملا کیا ہے؟ آپ کی پارلیمنٹ نے طے کیا کہ قانون سازی قرآن وسنت کے تابع ہوگی اور قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون سازی نہیں ہوگی۔ اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا اور حاکمیت اعلیٰ اللہ رب العزت کی ہوگی۔ آئین میں یہ سب کچھ طے ہونے کے باوجود ہماری اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی ایسے ماحول بناتی ہے، میڈیا کے ذریعہ بھی اور کئی وجوہ کی بناء پر کہ پارلیمنٹ میں اکثریت ان لوگوں کی آئے کہ جن کو اسلام سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو۔ چنانچہ آپ کے ایوان بھر دیئے جاتے ہیں ان لوگوں سے جن کو اسلام سے کوئی دلچسپی ہی نہیں۔ اسلام کا مخالف ہونا ضروری نہیں مسلمان ہی ہوگا، نماز بھی پڑھے گا، جمعہ بھی پڑھے گا، روزہ بھی رکھے گا لیکن ایک مملکتی نظام کے طور پر ملک کے قانون کے طور پر اس کے اندر کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ چنانچہ یہی ہو رہا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹۷۳ء میں بنی جس نے سفارشات پیش کرنی تھی قانون سازی کے لئے، سفارشات مکمل ہیں، لیکن ایک قانون سازی بطور مثال کے آج تک نہیں ہوسکی۔ اس حوالے سے قوم نے بھی تو سوچنا ہے، عوام نے بھی سوچنا ہے کہ اگر ہم انہیں لوگوں سے ایوان کو بھرتے رہیں گے تو پھر قیامت تک

پاکستان میں خوش حالی نہیں آ سکتی ہے۔اس کے لئے انقلابی ذہن چاہئے،اس کے لئے بحیثیت پاکستانی کے ایک قوم پرست ذہن چاہئے کہ ہم تمام پاکستانی ایک قوم ہیں،ہم اس ملک کا سودا نہیں ہونے دیں گے۔اس بنیاد پر کچھ ذمہ داریاں آپ کی ہیں،کانفرنس ختم نبوت کے عنوان سے ہے۔اس اسٹیج پر ہر سیاسی جماعت اور تمام مکاتب فکر کے لوگ آتے ہیں،خوش آمدید کہتا ہوں لیکن اس نظریے کے تحت آتے ہیں کہ ختم نبوت سیاسی موضوع نہیں ہے۔ختم نبوت ایک خالصتاً مذہبی موضوع ہے اور سیاست سے بالاتر ہے لیکن اس سوچ سے میرا اتفاق نہیں ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ختم نبوت کا تذکرہ سیاست کے ذیل میں کیا اور فرمایا (کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیا کلما ھلک نبی خلفه نبی ......الخ) بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے اور سیاست ریاست کے تطبیق وانصرام وانتظام کا نام ہے۔ایک پیغمبر جاتا تھا تو دوسرا ذمہ داری سنبھالتا تھا اور اب میں آخری پیغمبر ہوں یعنی اب سیاسی نظام میرے ہاتھ میں ہے۔ حضور ﷺ صرف پیغمبر نہیں تھے،حاکم تھے،ریاست کے سربراہ تھے۔ہم خلافت راشدہ کی بات کرتے ہیں۔ خلافت راشدہ کی بات ضرور کریں یہ کوئی ہوا کے اندر کوئی چیز نہیں ہے کہ ہوا کے اندر اس کے مناظر کو دیکھتے ہیں۔یہ زمین پر قائم ایک نظام کا نام ہے(نعرہ خلافت راشدہ) لیکن پاکستان میں اگر اپنے آپ خلافت راشدہ قائم نہیں ہوسکتی اس کی طرز پر اس کی مماثلت میں اس کی پیروی میں ایک نظام آپ کو لانا ہوگا۔

اب آپ کہتے ہیں علماء ہمارے جو بڑے دعوے دار ہیں (العلماء ورثة الانبیاء) کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں لیکن میں یہ سوچتا ہوں کہ جب عالم دین انبیاء کا وارث ہے،پاکستان کا کوئی عالم دین انبیاء کے مصلّے پر کسی اور کو کھڑا ہونے کی اجازت دیتا ہے۔وہاں پر امامت آپ کا حق کیونکہ آپ وارث ہیں۔ممبر رسول پر خطبہ دینے کے لئے کیا آپ غیر عالم دین کو خطبہ دینے کی اجازت دیتے ہیں کیوں کہ آپ دعوئ دار ہیں کہ ہم وارث الانبیاء ہیں۔پھر سیاست کی مسند پر اس کو کیوں قبول کیا ہوا ہے؟ یہ بھی تو انبیاء کی وراثت ہے۔یہاں تو جو شخص خالصتاً دنیا دار ہو اور دین قطعاً اس کا مقصد نہ ہو۔آپ اسی کو ووٹ دیتے ہو۔ مولوی بیچارہ ووٹ مانگنے لگ جائے،اجنبی اجنبی لگے گا اور پھر ہمارے ہاں عام طور پر الیکشن لڑتے ہیں اگر مولوی صاحب الیکشن لڑے گا تو اسے کہا جائے گا مولوی صاحب آپ تو شریف انسان ہیں آپ کا الیکشن سے کیا تعلق؟ یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ یہ شریفوں والا کام ہی نہیں ہے۔جو انبیاء کا (وظیفہ) ہے۔

آج اس پر ان لوگوں نے قبضہ کرلیا ہے جن لوگوں کو میرے قرآن وسنت کے حوالے سے نظام حکومت کا ابجد معلوم نہیں۔کچھ بھی نہیں آتا۔آپ کسی سیاستدان سے بات کریں وہ کہے گا،میں بھی نماز پڑھتا ہوں۔اس کو کہو مجھے تیری نماز پر کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن یہ نظام مملکت کا نظام نہیں ہے مملکت کا نظام یہ کہ تم

اپنے ملک میں انسانی حقوق کا تحفظ کر سکتے ہو یا نہیں؟ تم انسان کی جان اس کے مال اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کر سکتے ہو یا نہیں؟ اور یہ کیا تم قوم کو ایک خوش حال معیشت دے سکتے ہو کہ نہیں۔ ہم جیسے طالب علموں کا دعویٰ یہ ہے کہ کام جو اصل میں خلافت اسلامیہ و شرعیہ کی ذمہ داری ہے یہ کام وہی کر سکتے ہیں جو پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو ورنہ اہلیت نہیں آتی تو اس بنیاد پر میں اس کانفرنس کی وساطت سے آپ کی توجہ اس جانب بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنی سوچ تبدیل کرنا ہوگی۔

ساری سیاسی جماعتیں میدان میں ہیں لیکن جمعیت علماء اسلام کے متعلق کہا جارہا ہے کہ آج تک اس کے مؤقف میں رتی بھر تبدیلی نہیں آئی۔ اس استقامت کے ساتھ ان حکمرانوں کا مقابلہ کرنا ہر کسی کا کام نہیں۔ ایسے جاہل نااہل اور نالائق حکمرانوں سے نجات دلانا چاہتے ہیں، نجات حاصل کرنے کے بعد پھر انہیں لوگوں کو ووٹ دیں گے۔ اس بات پر بھی آپ کو غور کرنا ہوگا۔ اگر ایسے لوگ ہمیشہ پارلیمان میں جاتے رہے تو پھر آپ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ بھی نہیں کر سکتے۔ باہر کے ایجنڈے ختم نہیں ہوتے، مؤخر ہوتے ہیں۔ یہ سمجھ لیا کرو کہ بین الاقوامی ایجنڈے ختم نہیں ہوتے وہ مؤخر ہوتے رہتے ہیں۔ آج وہ اپنا ایجنڈا مکمل نہ کرا سکے کہ ہم پارلیمنٹ اور حکومت میں ہوتے ہیں۔ اگر یہی لوگ پارلیمنٹ میں آتے رہے جو ہمیں کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ تحریک میں شامل نہیں ہوتے کہ آپ مذہبی کارڈ استعمال کرتے ہیں، بھٹو صاحب نے استعمال کیا تھا، مذہبی کارڈ تو قائداعظم محمد علی جناح نے استعمال کیا تھا۔

پھر اس کا معنی یہ ہے کہ ہم صحیح سمت کی طرف جارہے ہیں۔ بات آئین کی ہے۔ اگر معیشت کی بات آئین کرتا ہے اور میں اس لئے کہتا ہوں کہ میرے آئین کا تقاضہ ہے اگر جمہوریت کی بات آئین کرتا ہے اور میں اس لئے جمہوریت کی بات کرتا ہوں کیونکہ آئین کا تقاضہ ہے تو پھر اسلام کی بات آئین کرتا ہے۔ محرومیت کی بات کرتے ہو ہم محروم لوگوں کے ساتھ ہیں۔ لیکن اس مذہبی طبقے سے زیادہ محروم اور کون ہوگا اور جو ۷۴ سال ہوگئے آج تک وہ پاکستان میں دین اسلام کے حوالے سے تشنگی محسوس کر رہا ہے۔ اس کی پیاس نہیں بجھائی جارہی۔ اس کے اندر بھی کوئی چیز ہے، اس کے اندر بھی ایک دارت ہے۔ اس کا کسی کو احساس نہیں اور جب ایک لاوہ پھٹے گا پھر کہیں گے مولوی بڑا دہشت گرد ہے، دہشت گرد تم افغانستان کے طالبان کو بھی کہتے رہے۔ اب کہو نہ، اب کہو نہ ذرا!

عجیب بات یہ ہے کہ افغان حکومت کو تسلیم کرنے میں جھجک محسوس ہورہی ہے اور میں نے کہا ہے ان لوگوں کو امریکہ آج دو باتیں کرتا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیں اور وہ خواتین کے حقوق اور ان کی ملازمتوں کی ضمانت دیں۔ میں نے انہیں کہا امریکہ ان کے ساتھ معاہدے کر چکا ہے معاہدے کے

نکات معلوم ہیں، معاہدے کے اوپر دونوں فریقوں کے دستخط ہیں۔ ابھی معاہدے پر عمل درآمد کے مراحل باقی ہیں اور اس دوران میں نئی شرائط پیش کرنا یک طرفہ طور پر یہ معاہدے پر اضافہ ہے جس کا ایک فریق کو تنہا حق نہیں پہنچتا۔ ابھی تک اس معاہدے پر عمل درآمد مکمل نہیں، ابھی مراحل میں موجود ہے اور آپ انہیں کہیں اب آپ یہ بھی کریں، اب آپ یہ بھی کریں۔ یہ آپ کو حق نہیں پہنچتا۔ پھر کہتے ہیں افغانستان میں پیسہ نہیں ہے۔ دو تین مہینے کے بعد تنخواہیں دینے کے لئے پیسہ نہیں ہوگا۔

میں نے کہا صاحب! آپ انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں آپ یہ کہیں کہ طالبان انسانی حقوق کا تحفظ کریں، لیکن جب دنیا کے عدم تعاون اور ان کی مالیاتی مدد سے ہاتھ روک لینے کی وجہ سے وہاں پہ پیسے کی کمی آئے گی، وہاں پر بھوک آئے گی، مہنگائی آئے گی۔ کیا یہ انسانی حقوق کے زمرے میں آئے گا یا نہیں آئے گا؟ اور انسانی حقوق کا مسئلہ اگر افغانستان میں بھوک اور افلاس کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے اس کا ذمہ دار طالبان ہوگا یا امریکہ یا بین الاقوامی برادری؟ سیدھی بات ہے۔ یہ ساری باتیں اس لئے کی جاتی ہیں کہ ہم پھر (مکر) رہے ہیں ہم شرائط لگا رہے ہیں، ہم دنیا کو روک رہے ہیں۔ یہ اپنی اس شکست کو چھپانے کے لئے کوشش کی جارہی ہیں کہ اس کی تلافی ہوسکے۔ لیکن میں آج پھر عالمی برادری سے کہوں گا افغانستان وہ سرزمین ہے جہاں نہ برطانیہ اپنے قدم ٹکا سکا، جہاں نہ روس اپنے قدم ٹکا سکا اور جہاں نہ امریکہ کو، نیٹو کو ٹکنے کا موقعہ دیا گیا اور اس پر ایک اضافہ کروں، کچھ لوگ قادیانی بن کر بھی افغانستان گئے پھر ان کا جو انجام ہوا۔ آج تک قادیانی اس طرف رخ کرنے کے لئے ہی تیار نہیں ہیں تو اس حوالے سے ہم پر امن معاشرہ چاہتے ہیں۔ لیکن آئیں مل کر معاشرہ بنائیں۔ یک طرفہ ایک لابی اپنے افکار ہم پر مسلط کرکے اور پارلیمنٹ کو اس مقصد کے لئے استعمال کرے، ہماری اسٹیبلشمنٹ کو اس مقصد کے لئے استعمال کرے، عوام نہ پارلیمنٹ پر اعتماد کرے گی، نہ اپنے اداروں پر اعتماد کرے گی۔ اگر پارلیمنٹ پر اعتماد چاہتے ہو۔ پھر ہمارے راستے مت روکو۔ پھر ہم ملکی نظام میں برابر ہیں، ملکی وسائل اور ریاستی وسائل کو استعمال کرکے اگر تم مذہب اور مذہبی طبقے کا راستہ روکو گے۔ پھر پارلیمنٹ پر اعتماد ختم ہوجائے گا۔ پھر ریاستی اداروں پر بھی اعتماد ختم ہوجائے گا، ہم چاہتے ہیں ریاست رہے، پارلیمنٹ رہے، اس کا وہ مقام رہے، اس کی حاکمیت کا وہ مقام رہے، جو آئین نے اسے دیا ہے، ادارے رہیں اور اپنے آئینی دائرہ کار کے اندر اپنے فرائض سرانجام دیں۔ ایک دوسرے کے علاقے میں نہ جایا کریں۔ اس نظریئے کے ساتھ آج ہم میدان میں ہیں۔

یہ ملک نہ انگریزوں کے ایجنڈوں کے لئے بنا تھا، یہ ملک نہ امریکیوں کے ایجنڈوں کے لئے بنا تھا اور نہ یہ یہودیوں کے ایجنڈوں کے لئے بنا ہے۔ بہت کچھ ہم جانتے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز اس میدان

میں ہم کھڑے ہیں۔اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے۔انشاء اللہ!

یہ جو کہا جاتا ہے کہ کرپٹ لوگوں کو تو حکومت ملتی ہے لیکن جو صاف دماغ کے لوگ ہیں ان کو آپ آگے نہیں آنے دیتے اور مفت میں تم ان کے دامن پر چھینٹے مارتے ہو، پھر وقت آتا ہے شرمندہ بھی نہیں ہوتے کہ ہم نے کیا بخ ماری ہے۔ یہ سیاست نہیں ہونی چاہئے،نظریات کی سیاست ہونی چاہئے۔آئیں! میدان میں آکر کرپشن اور کرپشن، احتساب اور احتساب وہ بھی دیکھ لیں،کبھی پانامہ آجاتا ہے تو کبھی پنڈورا باکس آجاتا ہے۔ ہمارے مولوی بے چارے کا اس سے کیا تعلق؟ جو کچھ بھی ہے تم ہی ہو۔اگر اس بنیاد پر کسی کو حق اقتدار حاصل نہیں تو پھر تم جو حکمران ہو تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔اگر صاف دامن ہونے کی بنیاد پر کسی کو اقتدار کا حق حاصل ہے تو صرف ہمیں حاصل ہے وہ تمہیں حاصل نہیں ہے۔

میرے دوستو! اس حوالہ سے ہم نے جاگتے رہنا ہے۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکرگزار ہوں کہ وہ ختم نبوت کے قلعہ پر پہرہ دے رہے ہیں تاکہ کوئی اس میں نقب نہ لگا سکے۔ہم تو کبھی غافل رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس تنظیم کو اسی طرح محفوظ رکھے،ان شاء اللہ! آپ ہمیں اپنا سپاہی پائیں گے۔اس ملک کو ہم اس منزل کی طرف لے جانا چاہتے ہیں جس منزل کے لئے یہ ملک بنا تھا۔لیکن چونکہ سیاسی میدان میں ہمارا نظام انتخابی ہے اس لئے انتخاب میں ووٹ کا بڑا کردار ہے۔آپ کو بھی اپنے ارادے تبدیل کرنا ہوں گے۔ جب آپ کے اندر تبدیلی آئے گی۔تو پھر انقلاب کا آغاز ہوگا۔ ورنہ معاملات جوں کے توں چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

بخاری لائبریری جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ۱۹۷۴ء کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چناب نگر میں جہاں ختم نبوت جامع مسجد، جامعہ عربیہ ختم نبوت، درجہ تخصص، درس نظامی (دورہ حدیث سمیت) دار المبلغین اور ڈسپنسری کے شعبہ جات قائم کئے۔ جو اس ماحول میں عظمت اسلام کا منظر پیش کررہے ہیں۔وہاں بخاری لائبریری بھی قائم کردی گئی تھی۔اس وقت اس لائبریری میں ریفرنس بکس (حوالہ جاتی کتب) کی تعداد تیرہ ہزار سے بھی زائد ہوگئی ہے۔(جامعہ کی درسی کتب کی لائبریری اس کے علاوہ ہے) ملک بھر کے وہ حضرات جو کتب فراہمی کی صورت میں مدد کرنا چاہتے ہوں یا اپنی کتب وقف کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے سنہری موقع ہے۔ دونوں لائبریریوں کی توسیع کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے۔واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

الداعی:عزیز الرحمٰن ثانی خادم ختم نبوت چناب نگر بخاری لائبریری رابطہ نمبر 0300:4304277

ختم نبوت کانفرنس ملتان سے مولانا سید احمد بنوری کا خطاب

ضبط وترتیب: مولانا محمد عثمان

حمد وصلوٰۃ کے بعد!

ہو نہ یہ گل تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو　　چمن دہر کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو　　بزم توحید بھی نہ ہو اور تم بھی نہ ہو

اکابرین علماء امت، اساطین علم اور وہ بزرگ جن کے ہاتھوں میں ہم نے اپنے ہاتھ شفاعت کی غرض سے دیئے ہیں اور اس کھلے آسمان کے تلے پاکستان کے اطراف واکناف سے پیادہ اور سوار ہو کر خدا کے حضور گواہی دینے والے میرے عزیز مؤمن برادران گرامی!

حقیقت یہ ہے ہم بہت سی نسبتوں سے ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنی شناخت کے لئے بہت سے نام رکھ رکھے ہیں۔ ہم پرچم اختیار کرتے ہیں تو ہمارا سر اس پرچم کے ساتھ افتخار سے بلند ہوتا ہے۔ لیکن آسمان گواہ ہے، اس شب کی تاریکی میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ سچائی پر پردہ ڈال سکے کہ جب سے آیا ہے ہم نے تمام نسبتیں چھوڑ کر تمام تعلق اور ناتے چھوڑ کر چودہ سو سال پہلے فاران کی گھاٹیوں میں پیغام حق بلند کرنے والے محمد عربی ﷺ کی نسبت کے علاوہ کسی نسبت کو ترجیح نہیں دی۔ یہ وہ اصل ہے، وہ حقیقت ہے کہ ہم ناتواں ہیں، ہم بہت کمزور ہیں، خالق کائنات جانتا ہے کہ بولنے والی زبان کے اندر اتنی طاقت اور توانائی نہیں کہ وہ اس حقیقت کا حق ادا کر سکے اور شاید سننے والے بھی اس اخلاص کے ساتھ اس پیغام کو سچ سمجھ سکیں۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ ماں ہمیں عزیز ہے ہم اس کے قدموں کے تلے جنت دیکھتے ہیں لیکن محمد عربی ﷺ کی غلامی کے بعد دیکھتے ہیں۔ ہم نے اپنے باپ کا نام اپنے نام سے پہلے لگانا فخر سمجھتے ہیں، لیکن اس ملتان کی سرزمین میں اس بات کا اعلان پھر کر دینا چاہتے ہیں کہ باپ کی نسبتوں کا افتخار ایک طرف، آمنہ کے لال کی عظمت تجھ سے پہلے ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جو ختم نبوت کے نام سے دہرائی جارہی ہے، بتلائی جارہی ہے۔ نسل کے بعد نسل، فرد کے بعد فرد، خاندان میں کوئی مجھ سا نکما ہو یا کوئی اعلیٰ منصب پر فائز سامع ہو، اسی ایک بات کو کہنے کے لئے اپنے حصہ کی توانائی جمع کر کے خدا سے اپنے لئے اخلاص مانگ کر اس عہد کا اعلان کرنے آتے ہیں۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجانی چاہئے کہ یہ گواہی اس گواہی کا تسلسل ہے جب اس کائنات کی سب سے عظیم ہستی، اس کائنات کی وجہ تخلیق محمد رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے مقام پر اپنے ایک لاکھ جان نثار صحابہ سے کھڑے ہوکر پوچھا تھا، طویل خطبہ کے بعد اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ کیا جو آسمان سے مجھ پر امانت اتری تھی، جو ذات الٰہی نے آسمان کے سات پردے فاش کرکے میرے قلب کو محبط وحی بنا کر جس حقیقت کا اعلان کیا تھا: کیا میں نے تمہیں پہنچادیا؟ تو پورے مجمع نے یک زبان ہوکر کہا تھا نعم نحن نشهد انت بلّغت هذه الامانة اور اس وقت محمد عربی ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا تھا اے بارگاہ خداوندی تو اس بات کی شہادت دے دے مجمع کہہ رہا ہے کہ جو پیغام مجھ تک پہنچا تھا وہ میں نے پہنچادیا اور اس کے بعد آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو کہا تھا فلیبلغ الشاهد الغائب جو تم میں سے موجود ہیں وہ یہ پیغام اگلی نسلوں کو پہنچائیں۔ تاریخ گواہ ہے اس کے بعد کربلا ہو، شاملی ہو یا اس ملتان میں اس کا نسلی بیٹا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہو تمام یہ گواہیاں اپنی پوری ایمان داری کے ساتھ دیتے رہے۔

آج اس آسمان کو مخاطب کرکے پھر اس کے امتی اللہ تبارک وتعالیٰ سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں، ہم ناتواں ہیں، مجمعے کی طاقت کا بھروسہ نہیں، آواز کے خروش پہ بھروسہ نہیں، اخلاص پر یقین نہیں، ہمیں لوگوں کے عزائم کے بارے میں کوئی اچھا گمان نہیں لیکن ہم جتنا زور وطاقت رکھتے ہیں یہ پیغام بتائیں گے کہ آسمان سے آخری بارکسی سے خطاب کیا تو محمد عربی ﷺ سے کیا تھا۔ ہم یہ پیغام دیں گے تم یہ شہادت دیتے ہو، جلدی مت کرو ہاتھ اٹھانے میں بہت سے اور حضرات آئیں گے وہ آپ حضرات سے اپنے انداز سے آپ کے جذبات ابھاریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں جلدی مت کرنا، سر جھکانے میں دیر نہ کرو۔ ایک بار دامن دل کو ٹٹول کر دیکھو، دیکھو اگر محمد عربی ﷺ کی محبت کا چراغ جل رہا ہے تو کل آگے تاج برطانیہ ہو یا آج امریکہ ہو کوئی طاقت، کوئی مائی کا لال اس پیغام کی گواہی دینے سے ہمیں روک نہیں سکتا۔ کیونکہ ہم نے یہ گواہی مجمعوں کے زور پر نہیں دی، ہم نے یہ گواہی طاقت کے نشے میں نہیں دی، طاقت سے بدترین گالی ہمارے اسلام میں نہیں۔ طاقت کا نشہ نہیں، مجمع کا نشہ نہیں، اپنے حواس کا نشہ نہیں، علم کا نشہ نہیں۔ اس امانت کے ساتھ ہماری نجات وابستہ ہے اور پوری کائنات کی نجات وابستہ ہے۔

ہم اس موقع پر پورے اطمینان کے ساتھ پوری دنیا سے مخاطب ہونا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے لہجے میں اتنی سچائی کی جھلک محسوس نہ ہوتی ہو، جو محمد عربی ﷺ اور ان کے جانثاران صحابہ اور اہل بیت کا اثاثہ تھی۔ ممکن ہے ہمارے اخلاق میں کمی آگئی ہو۔ رات کی تاریکیوں نے ہمارے دامن کو اتنا اجالا نہ بخشا ہو کہ ہم اسے مرتبہ منصب دکھاسکیں کہ کائنات میں سچائی چلتی کس طرح تھی، بولتی کس طرح تھی۔ انگلی اٹھتی تھی تو خدا

کی طاقت کیسے خطاب کرتی تھی۔ خدا نے ہمارے لئے انعامات کیا رکھے ہیں۔ یہ بات کس نے کس انداز میں بتائی۔ مگر ہم عاجزانہ درخواست کرتے ہیں، ہمیں تمہاری ایجادات سے مسئلہ نہیں، ہمیں تمہارے عقل وشعور کی ترقیوں سے بیر نہیں۔ ہماری تمہاری جنگ ملک اور ملت سے نہیں۔ وہ جنگیں ہم نئے عنوان سے لڑتے ہیں، وہ جنگیں بھی انسانی جنگیں ہیں۔ اس کے لئے عنوان الگ الگ کرتے ہیں۔ لیکن سچ ہے پوری دیانت داری کے ساتھ سنو اگر تم عقل وشعور کے ساتھ واسطہ رکھتے ہو تو یہ ہمارا پیغام سنو۔ ہماری بات سمجھو کہ کسی کے اندر یہ جرأت نہیں ہوسکتی، یہ بات قابل فہم نہیں ہوسکتی اس بات کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ کسی خطے میں جس کا دل چاہے وہ دامن مصطفی ﷺ پر ہاتھ ڈالے۔

یہ ہمارے انا کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمارے علم کا مسئلہ ہے۔ وہ علم اور یہ علم مل نہیں سکتا۔ مگر محمد عربی ﷺ سے۔ یہ مسئلہ طاقت کا مسئلہ نہیں، یہ مسئلہ سیٹ اور اقتدار کا مسئلہ نہیں۔ ہم میں اتنی غیرت ہے جب اقتدار کی جنگ لڑتے ہیں تو اس عنوان سے لڑتے ہیں، ہمیں بھی اتنی طاقت ہے جب ہم کوئی چیز مانگتے ہیں تو اس کے اصولوں پر مانگتے ہیں۔ مگر یہ مسئلہ تمہاری نجات کا ہے۔ تم نے فلسفہ کی اڑھائی ہزار سال تاریخ دیکھی، اڑہائی سو سال کے اندر...... دیکھا...... انقلاب دیکھا۔ آج ان نئے اور عنوانوں سے ہم تم سے استفادہ کررہے ہیں اور کرنے کو تیار ہیں۔ مگر جان رکھو یہ علم آسمان سے مقابلہ ہے۔ یہ واحد امانت ہے جو غریب کو تسلی دیتی ہے، میں غریب مرجاؤں گا میرے رب کی رحمت جنت دے گی تم اس علم پر ہاتھ اٹھاؤ گے، غریب سے اس کا آخری سہارا چھینو گے ہمارے شعور کو چھینو گے۔ اس بات پر کمپرومائز نہیں ہوسکتا۔ یہ بات سمجھو۔ ہمارے لہجے کی طاقت پہ غور نہ کرو، ہماری دلیل سمجھو، ہماری بات کا خلوص تلاش کرو۔ ہم غریب سہی، ہمارے اس اگرچہ طاقت نہ سہی، مگر تم اپنے ایوانوں میں خود کاشتہ پودے پیدا کر کے نئے عنوانات سے اگر یہ چیز چھیننے کی کوشش کرو گے زمین پلٹ جائے گی، ہماری مائیں ہم سے رشتہ توڑ دیں گی۔ ہم اس معاشرے میں جی نہیں پائیں گے۔ یہ آخری وحی ہے پورے اطمینان کے ساتھ ہم اس پر خدا سے اجر کی امید رکھتے ہیں۔

لہٰذا دھمکی کے عنوان کی بات نہیں، زوروزبردستی کے فیصلے نہیں۔ طاقت کی بات تو تم کررہے ہو۔ تم ہماری غربت کا مذاق اڑا کر ہماری ظاہری دنیا میں پیچھے رہ جانے کا مذاق اڑا کر تمہارا خیال یہ کہ تم نے برقیوں کے بم بنائے تو شاید شعور کے نہاخانوں میں جگمگاتی وحی کی روشنی تم بنا سکو گے۔ یہ معاملہ کوئی اور ہے، یہ سلسلہ کوئی اور ہے۔ یہاں تمہاری چیز نہیں چلے گی۔

لہٰذا مہمانانِ گرامی! پورے اطمینان کے ساتھ اس قافلے کی ہمراہی میں شرکت اختیار کیجئے۔ فروعات سے بلند ہوکر اپنے سارے اختلاف کو ان کی اپنی جگہوں پر رکھتے ہوئے اور تمام اپنی شناختوں کو

برقرار رکھتے ہوئے ہم اس معاملہ کے اندر اس ملتان سے لے کر چناب نگر، چناب نگر سے لے کر آسٹریلیا کے صحراؤں تک اس بات اور اس پیغام کو پہنچا دیں گے کہ:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

لہٰذا اس پیغام کی سچائی کو گلی گلی اور نگر نگر تک پہنچانے کے لئے اپنے پورے اخلاص کے ساتھ پوری تندہی کے ساتھ اس قافلہ کا حصہ بنئے تاکہ پیغام دیا جاسکے کہ عمارتیں کہنہ ہو جاتی ہیں۔ اسٹیڈیم کا نام کہنہ رکھ دیا جاتا ہے۔ سلطنتیں سکڑتی اور پھیلتی رہتی ہیں، لیکن عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے ملتان میں آ کر ایک مرتبہ پھر کہتے ہیں۔ ایوب خان کی آمریت نہیں رہی تو آپ کا جبر بھی نہیں رہے گا۔ یہ عنوان بدل سکتا ہے مگر ہم سے کوئی اپنی نیت نہیں چھپا سکتا، ہم جانتے اور سمجھتے ہیں، یہ طاقت زیادہ دیر نہیں رہے گی۔ یزید کے دربار میں نہیں رہی، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے منصور کے دربار میں نہیں رہی تو یہ طاقت زیادہ دیر نہیں رہے گی۔ یہ آسمان کا فیصلہ ہے اور اگر زمین میں ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا نہیں ہوا تو پھر آسمان سے فیصلہ خود اترے گا۔ یہ چراغ بجھا دیئے جائیں گے۔ میرے رب کو اس زمین کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، سورج بے نور ہو جائے گا، ستارے کام کرنے چھوڑ دیں گے۔ پھر رب کائنات خود اس کائنات کو پکارے گا لمن الملک الیوم آج کس کی حکومت ہے للہ الواحد القہار!

جاہ وجلال دام ودرہم کتنی دیر ریگ رواں پہ نقش قدم اور کتنی دیر
اور کتنی دیر دہشت یہ خوف یہ خطر گرد وغبار عہد ستم اور کتنی دیر
اے حکمرانو حلقہ بگوشو اور عرض گزاروں کے درمیان یہ تمکنت یہ زعم کرم اور کتنی دیر
شام ہوگئی ہے ڈوبتے سورج نے بتا دیا ہے تم کتنی دیر اور ہم کتنی دیر

تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان سیمینار بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے زیراہتمام ۷ر ستمبر ۲۰۲۱ء پریس کلب بہاول میں تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان سیمینار شیخ الحدیث مولانا عبدالرزاق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں قاری عبدالرحیم، ہدیہ نعت سید عبدالوکیل مہری نے پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا صہیب احمد نے انجام دیئے۔ سیمینار سے مبلغ عالمی مجلس مولانا محمد اسحق ساقی، جناب نصراللہ ناصر، مفتی محمد کاشف، ملک حبیب اللہ بھٹہ، نصیر احمد ناصر، ممتاز صحافی سید تابش الوری، مولانا عطاء الرحمٰن، قاری ذوالفقار نقشبندی، مولانا محمد مظہر اسعدی نے خطاب فرمایا۔ اختتامی دعا مولانا عبدالرزاق نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس ملتان سے قاری محمد حنیف جالندھری کا خطاب

ضبط وترتیب: مولانا محمد عثمان

قابل صد احترام شیخ محترم پیر طریقت حضرت اقدس پیر ناصر الدین خان خاکوانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، مخدوم ابن مخدوم محترم جناب صاحبزادہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے صاحبزادے اور جانشین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے عالمی مبلغ جان اور روح شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام ذمہ داران منتظمین علماء کرام مشائخ عظام اور جانثاران ختم نبوت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! آپ نے تو میرے سلام کا جواب ہی نہیں دیا کیا آپ کو مسئلے کا پتہ نہیں ہے کہ سلام کرنا سنت ہے جواب دینا واجب ہے۔ مجھے ڈاکٹروں نے منع کیا تو نے زیادہ اونچی آواز میں تقریر نہیں کرنی اس لئے کہ تین ماہ پہلے مجھے دل کا عارضہ ہوا اور آپریشن ہوا ایک سٹنڈ ڈالا گیا ابھی چند دن پہلے دوسرا ڈالا گیا۔ مجھے کئی حضرات نے، دوستوں نے، مخلصین نے کہا کہ آپ آج اس جلسے میں تقریر نہ کریں صرف آپ شریک ہو جائیں اور اس سعادت میں اتنا ہی کافی ہے کہ آپ ہو کر آ گئے ہیں تو میں نے ان سے کہا اگر حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر تقریر کرتے ہوئے جان چلی جائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی جانا تو ہے ہی مرنا تو ہے ہی اگر حضور کے کھاتے میں جائیں گے تو کامیاب ہو جائیں گے۔

ہم صفا مروہ میں سعی کر رہے تھے، میرے استاد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری وہ بوڑھے اور ضعیف ہو چکے تھے ان کو ایک طرف سے بازو سے میں نے پکڑا ہوا تھا اور دوسری طرف سے میرے استاد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق نے تھاما ہوا تھا اور ہم حضرت کو صفا مروہ کے درمیان سعی کرا رہے تھے اور ہر چکر کے پورا ہونے پر، کبھی صفا پہاڑی پہ کبھی مروہ پہاڑی پہ جب چکر پورا ہوتا تو وہاں ہم حضرت کو بٹھاتے ٹانگیں دباتے اور پھر اگلے چکر کے لئے حضرت کو ساتھ لے کر چلتے تو میں نے کہا حضرت اگر آپ فرمائیں تو میں ویل چیئر لے آتا ہوں تاکہ آپ کو مشقت نہ ہو آپ ویل چیئر پر بیٹھ کر صفا مروہ کی سعی کر لیں۔ آپ کا صفا مروہ مکمل ہو جائے گا تو فرمانے لگے اگر میں پیدل چلوں گا تو کیا ہو جائے گا بیمار ہو جاؤں

گا زیادہ سے زیادہ موت آ جائے گی فرمایا اس سے اچھی موت کیا ہوگی کہ اللہ کے گھر کا طواف کرتے ہوئے صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے عمرہ کرتے ہوئے موت آ جائے تو اس سے اچھی موت اور کیا ہوگی؟ اور پھر فرمایا حنیف! حضور علیہ السلام سے خانہ کعبہ کا طواف کرنا تو سواری پر ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا مگر صفا مروہ کے درمیان سواری پر سوار ہو کر سرکار دو عالم ﷺ سے سعی کرنا ثابت نہیں ہے اور فرمایا میں نے طواف تو ویسے کرلیا ہے اب میں صفا مروہ کی سعی بھی ویل چیئر پر کیوں کروں۔ میرے نبی نے کبھی سواری پر صفا مروہ کی سعی نہیں کی اور طواف تو نام ہے بیت اللہ کے ارد گرد سات مرتبہ چکر لگانے کا خواہ وہ آپ کسی کے کندھوں پر لگا لیں یا سواری پر لگا لیں، ویل چیئر پر لگا لیں، طواف ہو جاتا ہے۔ مگر سعی تو پاؤں کے اوپر چلنے کا نام ہے مشقت کا نام ہے اس لئے میں نے طواف تو ایسے کرلیا اب میں صفا مروہ کی سعی ویسے کروں جیسے میرے نبی علیہ السلام نے نہیں کی تو میں مر تو سکتا ہوں مگر حضور ﷺ کی سنت کے خلاف میں سعی نہیں کروں گا۔

یہ تھے ہمارے اکابر! پھر پوچھا گیا حضرت آپ مکہ آ کر صرف عمرہ کرتے ہیں تھوڑا رہتے ہیں زیادہ مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں۔ رمضان میں جایا کرتے تھے ہر جمعرات کو مکہ جاتے تھے عمرہ کرتے، عمرہ کرکے واپس جمعہ پڑھ کر یا رات کو تراویح پڑھ کر مدینے آ جاتے تھے زیادہ وقت مدینہ میں رہتے پوچھا گیا حضرت آپ مدینہ میں زیادہ وقت کیوں رہتے ہیں مکہ میں کیوں نہیں رہتے تو کیا پیارا جواب دیا فرمایا مکہ میں جس ذات کا گھر ہے وہ ملتان میں بھی مل جاتا ہے اور مدینہ میں جس کا گھر ہے وہ صرف مدینہ میں ہی ملتا ہے وہ مدینہ میں ہی موجود ہے وہ وہاں نہیں ہے۔ اس لئے چاہتا ہوں جتنا زیادہ وقت ملے حضور ﷺ کے قدموں میں گزار لوں تو بات یہاں سے چلی تھی کہ اگر ختم نبوت کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے موت آ جائے اس سے زیادہ خوش نصیبی کیا ہوگی اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی۔

یہ آج کا عظیم الشان اجتماع اس بات کا پیغام دے رہا ہے اور یہ پیغام ان تمام طاقتوں اور قوتوں کے لئے ہے جو اب پاکستان کے اندر ختم نبوت کے مسئلے پر وقتاً فوقتاً ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں چوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی ترمیم کرنے کی یا اس کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں آج یہ لاکھوں کا اجتماع، عاشقان ختم نبوت کا اجتماع، یہ ختم نبوت کے پروانوں کا اجتماع اسلام آباد کو بھی اور دنیا کے تمام ملکوں کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ ختم نبوت کے چوکیدار زندہ ہیں ختم نبوت کے پہریدار زندہ ہیں ختم نبوت پر پہرا دینے والے سوئے ہوئے نہیں ہیں وہ جاگے ہوئے ہیں۔

میں نے آج آتے ہوئے ایسے بوڑھوں کو بھی دیکھا جو چل نہیں سکتے تھے سواریوں پر آ رہے تھے یہ مجمع پیغام دے رہا ہے اسلام آباد کو، یہ مجمع پیغام دے رہا عالمی طاقتوں کو، یہ مجمع پیغام دے رہا ہے منکرین ختم

نبوت کو، کہ ہم تمہیں ختم نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے ہم ختم نبوت کی چوری تمہیں نہیں کرنے دیں گے۔ جب چوکیدار جاگ رہا ہوتا ہے، پہریدار جاگ رہا ہوتا ہے، چور چوری نہیں کرسکتا، ڈاکو ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔ آج یہ مجمع پیغام دے رہا ہے ہم چور اور ڈاکوں کا تعاقب کرنا جانتے ہیں جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے وہ ختم نبوت کا تحفظ کرے گا انشاء اللہ۔

میرے دوستو! ہم نے کبھی نہیں کہا کہ ہم دین کے ٹھیکیدار ہیں ہم اسلام کے ٹھیکیدار ہیں ہم نے یہ کہا ہے کہ ہم دین کے چوکیدار ہیں، ہم اسلام کے پہریدار ہیں، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ایک میٹنگ پرویز مشرف کے ساتھ ہورہی تھی وہ وردی میں تھا ملک حکمران کا تھا، ڈکٹیٹر تھا اور اس نے ہمیں یہ کہا کہ پاکستان کے مفاد کا یہ تقاضا ہے، پاکستان کے استحکام کا یہ تقاضا ہے ایسی باتیں پاکستان کے مفاد کے نام پر کر رہا تھا جو مدارس کے خلاف تھیں وہ اسلام کے خلاف تھیں اور میرے قائد حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے میں نے اپنی ان گناہگار آنکھوں سے دیکھا پرویز مشرف کے ساتھ میں جس ٹیبل کے پاس اس کی کرسی تھی ساتھ حضرت بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے اس کے آگے ٹیبل پر ہاتھ مارا اور فرمایا پرویز مشرف پاکستان کے ٹھیکیدار مت بنو ہم تم سے زیادہ پاکستان کے وفادار ہیں ہم اسلام کے بھی چوکیدار ہیں پاکستان کے بھی چوکیدار ہیں کوئی پاکستان کے مفاد کے نام پر ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتا ہم ان اکابر کی اولاد ہیں جنہوں نے پاکستان بنایا ہم ان اکابر کی اولاد ہیں جنہوں نے پاکستان کا جھنڈا لہرایا ہم ان کی اولاد ہیں جنہوں نے قرارداد مقاصد کو مرتب کیا ہم ان کی روحانی اولاد ہیں معنوی اولاد ہیں جنہوں نے قومی اسمبلی میں ختم نبوت کا مقدمہ لڑا ہم ان کی اولاد ہیں جنہوں نے پورے ملک میں ختم نبوت کی تحریک چلائی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ختم نبوت کا تحفظ پاکستان کا تحفظ ہے، ختم نبوت کا تحفظ پاکستان کے مفاد کا تحفظ ہے، ختم نبوت کا تحفظ پاکستان کے جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ ہے، ختم نبوت کا تحفظ پاکستان کے نظریہ کا تحفظ ہے۔ یاد رکھو ختم نبوت کا تحفظ پاکستان کی اسمبلی نے نہیں کیا، ختم نبوت کے عقیدے نے اسمبلی کا تحفظ کیا ہے، کوئی یہ نہ کہے کہ قومی اسمبلی نے ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ ختم نبوت نے پاکستان کا تحفظ کیا ختم نبوت کے تحفظ نے پاکستان کی اسمبلی کا تحفظ کیا، پارلیمنٹ کا تحفظ کیا ہے اور یہی عقیدہ پاکستان کا محافظ ہے جو ختم نبوت کے خلاف بات کرتا ہے وہ پاکستان کا دشمن ہے نظریہ کا بھی دشمن ہے اور جغرافیہ کا بھی دشمن ہے۔ پاکستان کی اسمبلی کے ماتھے پر پاکستان کی پارلیمنٹ کے پیشانی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے اور ہم اسی اسمبلی کے پیشانی پر لکھے ہوئے کلمہ کے محمد رسول اللہ کی ختم نبوت کے محافظ اور چوکیدار ہیں اسی کے ہم پہریدار ہیں اس لئے پاکستان تب بچے گا جب ختم نبوت کے قانون کا تحفظ ہوگا اگر پاکستان میں ختم نبوت والے مسئلے کو چھیڑنے کی

کوشش کی تو پاکستان کا وجود ختم ہو جائے گا۔

میں آپ کو کانفرنس کی کامیابی کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آپ کی یہ کانفرنس اللہ کے ہاں قبول ہے۔ اس کی نشانی اور علامت کیا ہے کہ اللہ نے ربیع الاول کا چاند آنے والی کل کو نہیں آج شام کو دکھا دیا ہے۔ بلند آواز سے کہو سبحان اللہ، اللہ! جو جو سبحان اللہ کہے اسے مدینہ دکھا، جو جو سبحان اللہ کہے گنبد خضریٰ دکھا، جو جو سبحان اللہ کہے اس کو مکہ دکھا جو جو سبحان اللہ کہے اس حضور کی شفاعت نصیب فرما، جو جو سبحان اللہ کہے جنت میں حضور ﷺ کی رفاقت نصیب فرما، جو سبحان اللہ کہے حوض کوثر پر حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں پانی کا پیالہ نصیب فرما۔ کئی ڈائریاں کہتی تھیں کل تیس صفر ہوگی، یکم ربیع الاول ہفتے کے دن ہوگی اس کانفرنس کی اللہ کے ہاں قبولیت ہے تم نے مغرب کے وقت کانفرنس شروع کی اللہ نے ربیع الاول کا چاند دکھا دیا۔

اور کون آیا ربیع الاول میں کہنے والے نے کیا کہا:

ہوتا نہ تیرا نور گر کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر ۔۔۔ یہ سبب یہ سب بنا صلی علی محمد

کون آیا ربیع الاول میں کونسی ہستی آئی میں آپ کو ایک جملہ کہلوانا چاہتا ہوں اور اس پر تھوڑا وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ پورا مجمع میرے ساتھ مل کر کہے گا سب سے اعلیٰ میں دعا کرتا ہوں جو جو کہے محبت اور اخلاص کے ساتھ، اللہ اس کو جنتی بنا دے، اللہ اس کو حضور علیہ السلام کی جنت میں رفاقت نصیب فرما دے۔ کون ہستی آئی ہے ماہ ربیع الاول میں، ذرا میرے ساتھ مل کر کہیے گا۔ جناب نبی کریم حضور علیہ السلام آئے ہیں اور حضور کون ہیں؟ ہمارے پیغمبر کا مقام کیا ہے؟ سارا مجمع کہے حضور علیہ السلام کی صورت اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی سیرت اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا حسن و جمال اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے اخلاق اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا چہرہ انور اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا سر مبارک اعلیٰ۔ حضور کے سر مبارک کے بال اعلیٰ۔ حضور کی آنکھیں اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے آبرو اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی پلکیں اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے رخسار اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے ہونٹ مبارک اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا سینہ مبارک اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے ہاتھ مبارک اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے پاؤں مبارک اعلیٰ۔ حضور کی کمر پر مہر نبوت اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا چلنا اعلیٰ۔ حضور کا بیٹھنا اعلیٰ۔ حضور کا سونا اعلیٰ۔ حضور کا جاگنا اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا بولنا اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا خاموش رہنا اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی مکہ کی زندگی اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی مدینہ کی زندگی اعلیٰ۔ اعلان نبوت سے پہلے کی زندگی اعلیٰ۔ اعلان نبوت کے بعد کی زندگی اعلیٰ۔ حضور کی رات کی زندگی، حضور کی دن کی زندگی، حضور کی صبح، حضور کی دوپہر، حضور کی شام، حضور کی خلوت، حضور کی جلوت، حضور علیہ السلام کا بچپن، حضور کی جوانی، حضور کا بڑھاپا، حضور علیہ السلام کا جہاد کا طریقہ، حضور کی تبلیغ

کا طریقہ، حضور علیہ السلام کی عبادت کا طریقہ، حضور کی نماز اعلیٰ۔ حضور کا روزہ اعلیٰ۔ حضور کے حج کا طریقہ اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے قرآن پڑھنے کا انداز اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی تہجد اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام پر اترنے والا قرآن اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کے صحابہ اعلیٰ۔ حضور کے اہل بیت اعلیٰ۔ حضور کی بیٹیاں اعلیٰ۔ حضور کی بیویاں اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی شریعت اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی امت اعلیٰ۔ حضور کا معراج اعلیٰ۔ حضور کے معجزے اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی حدیث اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی سنت اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی زندگی کا ہر لمحہ اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کا ہر بول اعلیٰ۔ حضور کا کردار اعلیٰ اور حضور علیہ السلام کی نبوت اعلیٰ۔ حضور کی رسالت اعلیٰ۔ اللہ آپ کو سب سے اعلیٰ بنائے اللہ مجھے بھی سب سے اعلیٰ بنائے۔

یہ قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کا گراؤنڈ فٹبال کے میچ دیکھتا ہے، یہ کرکٹ کے میچ دیکھتا ہے، اس کا پلاٹ اس کی دیواریں اس کی سیڑھیاں تماشائی دیکھتی ہیں۔ آج یہ بھی ناز کر رہا ہوگا میں حضور ﷺ کے دیوانوں کو دیکھ رہا ہوں۔ میں حضور علیہ السلام کے جانثاروں کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر زبان مل جائے اس پلاٹ کے گھاس کو، اگر زبان مل جائے اس کی سیڑھیوں کی اینٹوں کو، اگر زبان مل جائے اس کے سٹیج کو، اگر زبان مل جائے اس کی فضاء کو، تو ہر ایک کہے گا ختم نبوت زندہ باد۔ اس گراؤنڈ میں ہم نے کئی صدر دیکھے، کئی وزیراعظم دیکھے کئی سیاسی لیڈر دیکھے۔ لیکن آج یہ اپنی قسمت پر ناز کر رہا ہے زبان حال سے بتا رہا ہے کہ آج میں حضور علیہ السلام کے غلاموں کو دیکھ رہا ہوں، آج میں دین کے بادشاہوں کو دیکھ رہا ہوں:

کیا حسن نے سمجھا ہے کیا عشق نے جانا ہے　　　ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

آج یہ بھی کہہ رہا ہے:

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

حضور ﷺ کس شان رسالت کے ساتھ آئے، ربیع الاول میں آنے والی ہستی کس شان کے ساتھ آئی۔ آپ نے ابھی سب سے اعلیٰ کہا، اختصار سے کہتا ہوں میرے قائد، میرے مربی، میرے شیخ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس کا متن بیان کر گئے۔

میں اس متن کا حاشیہ بھی نہیں شرح ہونے کا دعویٰ تو کر ہی نہیں سکتا میں صرف اس کے شوشے کی بات کر سکتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ سے پہلے جتنے نبی آئے وہ قوموں کے نبی بن کر آئے میں اسی کی وضاحت میں عرض کرتا ہوں میرا پیغمبر آیا تو اس شان رسالت کے ساتھ آیا، اس عظمت کے ساتھ آیا، اس کمال کے ساتھ آیا، میں کہا کرتا ہوں حضور کا ہر کمال اللہ نے کمال درجے کا عطاء کیا۔ کمال میں بھی درجات ہوتے ہیں رسالت کمال ہے، حضور اس کمال کے ساتھ آئے، حضور سے پہلے جتنے نبی آئے جتنے

پیغمبر آئے وہ قوموں کے نبی بن کر آئے وہ اپنے اپنے علاقوں کے نبی بن کر آئے۔ لیکن جب آمنہ کا لعل آیا تاجدار مدینہ آیا تو قرآن کی زبان میں اعلان ہوا کہ آپ صرف مدینہ اور مکہ کے نبی نہیں۔ آپ صرف حجاز کے نبی نہیں، آپ صرف سعودی عرب کے نبی نہیں، آپ پوری دنیا کے انسانوں کے نبی اور پیغمبر بن کر آئے۔ قرآن پڑھو ہر پیغمبر اپنی قوم کو خطاب کرتا ہے یا قوم کہتا ہے اگر قرآن کی زبان میں ایک بھی ایسا نبی اور پیغمبر نہیں جس نے اپنی قوم کو خطاب نہیں کیا۔ بلکہ کہا کہ اے انسانو! آپ نے قرآن کی زبان میں کہا یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا میرے پیغمبر کی پہلی شان و رسالت یہ ہے کہ آمنہ کا لعل آیا تو ساری دنیا کے انسانوں کا نبی اور پیغمبر بن کر آیا ہر نبی اپنی قوم کا نبی ہے حضور علیہ السلام سارے انسانوں کے نبی ہیں۔

دوسری شان حضور سے پہلے جتنے نبی آئے وہ اپنے اپنے زمانوں کے نبی بن کر آئے حضور آئے تو اپنے زمانے کے نبی نہیں پورے انسانوں کے نبی ہیں۔ دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی دنیا میں آنے کے بعد بھی نبی دنیا سے جانے کے بعد بھی نبی میرا پیغمبر صرف حال کا نبی نہیں ماضی کا بھی نبی حال کا بھی نبی مستقبل کا بھی نبی وقت نہیں کہ میں اس کی تفصیل میں جاؤں تو اس کی شان یہ ہے کہ آپ سارے زمانوں کے نبی اور تیسری شان یہ ہے کہ حضور علیہ السلام سے پہلے جتنے بھی نبی آئے جتنے بھی پیغمبر آئے۔ وہ تمام کے تمام اللہ کی ایک مخلوق انسانوں کے نبی بن کر آئے۔ مگر آمنہ کا لعل آیا تو صرف انسانوں کا نبی بن کر نہیں آیا اعلان کیا نبوت والی زبان سے ''وماینطق عن الھوا ان ھو الا وحی یوحی '' کا مصداق زبان سے ''ارسلت الی الخلق کافۃ ''میں محمد صرف انسانوں کا نبی نہیں میں تمام مخلوقات کا نبی اور پیغمبر بن کر آیا ہوں میرا رب سب کا رب ہے اور میں محمد سب کا مصطفیٰ ہوں وہ رب العالمین ہے میں رحمت اللعالمین ہوں تو یاد رکھو حضور علیہ السلام سارے انسانوں کے نبی، حضور علیہ السلام سارے زمانوں کے نبی، حضور ساری مخلوقات کے نبی، حضور علیہ السلام انسانوں کے نبی تو ہیں ہی، جنات کے بھی نبی اس لئے آپ نبی الثقلین کہا ہے قرآن مجید میں سورت جن ہے حضور جنات کو تبلیغ بھی کیا کرتے تھے آپ جنات کے بھی نبی آپ فرشتوں کے بھی نبی آپ حیوانات کے بھی نبی ہمارا نبی زمین کا بھی نبی آسمان کا بھی نبی فرش کا بھی نبی عرش کا بھی نبی یہاں کا بھی نبی وہاں کا بھی نبی اس لئے ہر ایک کا معراج زمین پر ہوا حضور کا معراج آسمانوں پر ہوا کیوں؟ حکمت ایک یہ ہے تاکہ فرشتے بھی اعلان کریں ان کو بھی پتہ چلے ہمارا نبی آرہا ہے۔

ہر آسمان کے فرشتے کہتے ہیں ''مرحبا مرحبا بالنبی الصالح'' آیئے ہمارے نبی ہمارا پیغمبر ساری مخلوقات کا نبی اور چوتھا اعزاز یہ ہے حضور علیہ السلام سے پہلے جتنے نبی آئے ان کے بعد بھی نبی آئے۔ مگر جب حضور آئے تو اللہ نے سر پر رسالت کا تاج بھی رکھا اور ختم نبوت کا تاج بھی رکھا۔ پہلے جو آیا اس کے بعد

آیا۔مگر حضور آئے تو کوئی نہیں آئے گا اور ختم نبوت کا معنی تکمیل نبوت ہے اس لئے اعلان ہوا ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ‘‘تو دوستو ہمارا نبی مکمل، ہمارا قرآن مکمل، ہمارا دین مکمل، اس لئے ہمیں جو اللہ نے رشتہ دیا ایسا رشتہ کہ پیغمبر دعا کریں تمنا کرے آرزو کرے اللہ آخری نبی کا امتی بنا دیتا ہمیں نبی نہ بناتا۔آپ اور میں خوش نصیب ہیں حضور کا رشتہ ملا اور قادیانی کیا چاہتا ہے مرزائی کیا چاہتا ہے وہ آپ اور میرا رشتہ حضور سے توڑنا چاہتا ہے ہاتھ بلند کر کے کہہ دو جو رشتہ اللہ نے ہمارا حضور سے جوڑا ہے۔دنیا کی کوئی طاقت نہ توڑ سکتی ہے، نہ کمزور کرسکتی ہے۔انشاء اللہ اور اسلام آباد کو پیغام ہے، باز آجاؤ اس ختم نبوت کے متفقہ فیصلے کو کمزور کرنے کی کوشش مت کرو چوریاں مت کرو ڈاکے مت ڈالو اور تمہاری نظر میں ووٹ کی چوری سب سے بڑی چوری ہے، تمہاری نظر میں الیکشن کی چوری بڑی چوری ہے۔لیکن آج پورا مجمع میرے ساتھ ہاتھ ہلا کر کہتا ہے ہمارے لئے ختم نبوت والے فیصلے کی چوری سب سے بڑی چوری اگر اس فیصلے کی چوری ہوئی تو پھر شہادتیں ہونگی اور اتنی بات یاد رکھو حضور ﷺ کی عزت کے لئے ناموس کے لئے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان دینا بھی ہمارا ایمان ہے اور جان لینا بھی ہمارا ایمان ہے۔وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

ختم نبوت علماء کنونشن میلسی

۲۱رستمبر ۲۰۲۱ء منگل نماز ظہر مسجد عدالت والی میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوئی۔تلاوت قاری محمد عبداللہ، نعت مولانا نعیم قریشی، صدارت مولانا مفتی محمود احمد کی ہوئی۔ جب کہ مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا غلام یاسین، مولانا اللہ وسایا، مولانا کریم بخش کے بیانات ہوئے۔دعا مولانا کریم بخش نے کرائی۔

ختم نبوت علماء کنونشن ضلع خانیوال

۳۰رستمبر ۲۰۲۱ء ۱۱بجے دن جامع مسجد صدیقی ایک مینار خانیوال میں ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوا۔جس کی سرپرستی شیخ الحدیث مولانا ارشاد احمد، صدارت ضلعی امیر مولانا پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی، تلاوت قاری ذوالفقار احمد، قاری محمد فاروق نے کی۔ جب کہ مولانا مفتی خالد محمود اظہر، مولانا سید محمد معاویہ امجد شاہ، مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا شاہ عالم ہزاروی، مولانا عبدالستار گورمانی، مفتی محمد احمد انور، مولانا عتیق الرحمٰن، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، ممتاز صحافی عمار یاسر، مولانا ارشاد احمد، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کے بیانات ہوئے۔آخری بیان ودعا شیخ الحدیث مولانا کریم بخش کا ہوا۔

کانفرنس ملتان کی تیاریوں کے لئے پروگرامات کی اجمالی رپورٹ

مولانا محمد امین

۱۰ستمبر۲۱ء جامع مسجد صدیق اکبر ڈیرہ غازی خان خطبہ جمعۃ المبارک مولانا اللہ وسایا۔

مدرسہ سیدنا فاروق اعظم شاہ صدر دین بعد نماز عصر کانفرنس مولانا اللہ وسایا۔

جامع مسجد بلال شادن لنڈ ڈیرہ غازی خان بعد نماز مغرب کانفرنس مولانا اللہ وسایا، مولانا جمال ناصر۔

۱۱ستمبر۲۱ء مرکزی جامع مسجد بوہڑ ڈی جی خان بعد نماز فجر درس مولانا اللہ وسایا۔

ٹبی قیصرانی ڈیرہ غازی خان چار بجے دن افتتاح چوک مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال، مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی، ڈاکٹر مجیب الرحمٰن، مولانا عبدالرحمٰن۔

جامع مسجد ختم نبوت کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خان بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا امان اللہ، مولانا عبدالحمید تونسوی، مولانا خلیل احمد سراج۔

۱۵ستمبر۲۱ء جامع مسجد حنفیہ و بخاری خانیوال بعد نماز عشاء علماء کنونشن مولانا عبدالماجد صدیقی۔

۱۶ستمبر۲۱ء جامع مسجد گلبرگ ختم نبوت خانیوال بعد نماز مغرب علماء کنونشن، کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

مدرسہ احسن العلوم خانیوال نو بجے دن علماء کنونشن مولانا عبدالماجد صدیقی۔

ریلوے روڈ جھنگ بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا امجد خان، سید کفیل شاہ بخاری، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا۔

۱۷ستمبر۲۱ء مدرسہ دارالعلوم گیلے وال ملتان خطبہ جمعہ مولانا اللہ وسایا۔

مرکزی مسجد مونیاں والی خانیوال بعد نماز مغرب علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی،

جامع مسجد صفہ غوث آباد نزد جامعہ رحیمیہ خطبہ جمعہ مولانا مفتی محمد ربنواز، مولانا محمد وسیم اسلم، لاریب ولاز، سبزواری نزد بی سی جی چوک بعد نماز مغرب ختم نبوت سیمینار مولانا محمد عابد مدنی، مولانا مفتی عمر فاروق، مولانا محمد وسیم اسلم۔

مسجد فاطمۃ الزہراء ڈبل پھاٹک بعد نماز عشاء علماء کنونشن زیر اہتمام مجلس اشاعت اسلام صدارت مولانا محمد عبداللہ، مفتی محمد صادق، مفتی محمد قاسم قاسمی، مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۱۸ستمبر۲۱ء جامعہ رحمانیہ جلال پور پیروالہ ملتان بعد نماز مغرب علماء کنونشن و کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش۔

جامع مسجد سفیان خانیوال بعد نماز عصر علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد چک نمبر نو خانیوال بعد عشاء علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

دفتر مرکزیہ ملتان بعد نماز مغرب مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم اجلاس نگران حضرات۔

۱۹ستمبر۲۱ء جامع مسجد مدنی چک ۱۱۱ ڈبلیو بی وہاڑی بعد نماز ظہر علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

عیدگاہ نواں جنڈانوالہ میانوالی ختم نبوت و استحکام پاکستان کانفرنس، صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، بیانات مولانا محمد ساجد، مولانا عبدالقادر جنید، مولانا عبدالرؤف، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام کے رہنما حافظ حمداللہ کوئٹہ۔

جامعہ مسجد خلفاء راشدین نگینہ آباد وہاڑی چوک صبح دس بجے علماء کنونشن و سیمینار صدارت: مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، علامہ عبدالحق مجاہد، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد صدیق اکبر ہیڈ نو بہار وہاڑی چوک بعد نماز عصر ختم نبوت سیمینار زیر نگرانی قاری محمد کاشف، خصوصی کاوش رانا محمد وسیم، مولانا محمد شکیل، بیان: مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد سعدیہ ٹی بلاک نیو ملتان بعد نماز مغرب علماء کنونشن و سیمینار قاری عبدالخالق، مولانا منیر احمد جالندھری، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۰ستمبر۲۱ء دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا بعد نماز ظہر علماء کنونشن و ختم نبوت کانفرنس صدارت شیخ الحدیث مولانا ارشاد احمد، بیانات مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد الفیصل میاں چنوں خانیوال بعد نماز مغرب علماء کنونشن و کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد احمد مانکوٹ۔

جامع مسجد نور فاطمہ پرانا شجاع آباد روڈ بعد نماز مغرب اجلاس علماء، صدارت: مفتی عنایت الکریم، مولانا محمد وسیم اسلم۔

المرکز الاسلامی تونسہ علماء کنونشن، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

ٹبی قیصرانی بعد نماز عشاء ختم نبوت سیمینار، نگرانی ڈاکٹر مجیب الرحمٰن، مولانا عبیدالرحمٰن عثمانی، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

جامع مسجد نور الاسلام سورج میانی روڈ ملتان بعد نماز عشاء ختم نبوت سیمینار، نگرانی: مولانا محمد لقمان، مولانا محمد عاصم، بیان: مولانا محمد عثمان، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۱ستمبر۲۱ء میلسی ضلع وہاڑی بعد نماز ظہر علماء کنونشن و کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش۔

جامعہ عبیدیہ ڈیرہ غازی خان بعد نماز ظہر علماء کنونشن، صدارت مولانا عبدالرحمٰن غفاری، بیانات مولانا

رشید احمد شاہ جمالی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اقبال مبلغ، مولانا محمد اسحاق گدائی۔

جامع مسجد دانیوال وہاڑی بعد نماز مغرب علماء کنونشن و کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم۔

جامع مسجد مدنی، مدنی چوک نیو ملتان بعد نماز مغرب علماء کنونشن و سیمینار صدارت قاری عبد الجبار، نگرانی: مفتی عدنان کاشف، بیان: مولانا محمد اجمل فاروقی، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد عثمانیہ قادریہ بالمقابل نشتر ہسپتال بعد نماز عشاء علماء کنونشن و کانفرنس نگرانی: مولانا فاروق احمد: بیان مولانا عمر قاسم حیدری، مولانا محمد بلال، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۲ ستمبر ۲۱ء جامعہ ابوذر اڈا میاں پکھی وہاڑی بعد ظہر علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبد الماجد صدیقی۔

جامعہ قاسمیہ چوک سرور شہید بعد نماز ظہر کانفرنس مولانا اللہ وسایا۔

فتح پور لیہ بعد نماز مغرب کانفرنس مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا اللہ وسایا۔

منکیرہ بھکر بعد نماز عشاء کانفرنس مولانا محمد جعفر اٹھارہ ہزاری۔

لطف آباد بعد نماز ظہر علماء کنونشن نگرانی: مولانا خضر حیات، بیان حافظ اللہ دتہ کاشف، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا محمد وسیم اسلم۔

سمیجہ آباد بعد نماز عصر رکشہ یونین کنونشن، زیر صدارت رانا محمد سعید چیئر مین امن کمیٹی ورکشہ یونینز، حافظ شیخ محمد عمر، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد اللہ والی بدھلہ روڈ علی ٹاؤن بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس نقابت و میزبانی مولانا عبد الرحمٰن قاسمی، بیانات: مولانا ایاز الحق قاسمی، مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا مفتی محمد عبد اللہ، مولانا محمد وسیم اسلم، نعت وترانہ: مولانا محمد ریاض ربانی۔

۲۳ ستمبر ۲۱ء رسول پور نزد اوچ شریف بہاول پور بعد نماز ظہر کانفرنس مولانا اللہ وسایا، مولانا رشید احمد عباسی، مولانا حبیب اللہ علی پوری، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد اسحاق ساقی۔

جامع مسجد عمر فاروق، احمد پور شرقیہ بہاول پور بعد نماز عشاء کانفرنس مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد اسحاق ساقی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا۔

جامع مسجد محمدی جان محمد چوک ملتان بعد نماز مغرب علماء کنونشن و سیمینار، صدارت: قاری نور نبی: نگرانی: مولانا محمد رمضان، بیانات: مولانا منیر احمد جالندھری، مولانا محمد وسیم اسلم۔

مدرسہ جمال المدارس خانیوال روڈ ملتان بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس، صدارت: مولانا قاری محمد طیب ہوشیار پوری، بیان مولانا جنید احمد، مولانا فخر الدین رازی، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۴ ستمبر ۲۱ء کروڑ لعل عیسن لیہ خطبہ جمعہ مولانا اللہ وسایا۔

اڈاہ بھاگل نزد چوک اعظم لیہ بعد نماز عشاء کانفرنس زیر صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا محمد ساجد مبلغ ودیگر۔

جامع مسجد نقشبندی کوٹ ادو مظفر گڑھ بعد نماز مغرب علماء کنونشن مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد بلال نزد سنٹرل جیل ملتان خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد شکیل، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد نور فاطمہ شجاع آباد روڈ ملتان بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس، صدارت مولانا عبدالستار، بیانات: مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، مولانا مفتی محمد وقاص، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۵ ستمبر ۲۱ء جامع مسجد چک ۱۲ مخدوم پور خانیوال بعد نماز عشاء علماء کنونشن وکانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد طوبیٰ مظفر گڑھ بعد نماز ظہر علماء کنونشن مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، مولانا حمزہ لقمان، مولانا تجمل حسین۔

القریش مسجد شیر شاہ روڈ ملتان بعد نماز عشاء کنونشن وکانفرنس مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا اللہ وسایا۔

سلار واہن سیداں بوسن روڈ ملتان صبح دس بجے کانفرنس، صدارت: حاجی شبیر احمد، بیان: مولانا عبدالوارث جھنگ، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان۔

جامع مسجد العزیز فیز ٹاؤن ملتان بعد نماز مغرب ختم نبوت سیمینار، صدارت: قاری سعید احمد رحیمی امیر جمعیت علماء اسلام (س)، بیانات: مولانا جنید احمد، مولانا محمد وسیم اسلم۔

اندرون سبزی منڈی ملتان بعد نماز عشاء علماء کنونشن، نگرانی مولانا محمد ادریس انصاری، بیانات مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۶ ستمبر ۲۱ء چک گجراں گیلے وال روڈ لودھراں کانفرنس صبح دس بجے مولانا محمد ایاز الحق قاسمی امیر جمعیت ملتان، مولانا محمد اجمل، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد خضری بستی ملوک علماء کنونشن بارہ بجے دوپہر صدارت وبیان: مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا ایاز الحق قاسمی امیر جمعیت علماء اسلام ملتان، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامعہ ربانیہ بورے والا ختم نبوت کنونشن، صدارت: مولانا قاری محمد شاہ، بیانات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار گورمانی۔

جامع مدنی مسجد ٹمبر مارکیٹ ملتان بعد نماز مغرب سیمینار، صدارت مفتی عنایت الکریم، مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد وسیم اسلم۔

شورکوٹ شہر جھنگ بعد نماز مغرب کانفرنس زیر صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، سید کفیل شاہ بخاری، مولانا محمد سلمان مبلغ، مولانا عتیق الرحمٰن: نعت جناب آصف رشیدی۔

مسجد رحمانیہ جہانیاں ضلع خانیوال بعد نماز مغرب کانفرنس صدارت مولانا محمد الیاس جہانیاں، بیانات: مولانا عبدالماجد صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار گورمانی، حافظ محمد بن مولانا الیاس جہانیاں، نعت جناب عزیز الرحمٰن شاہ۔

جامع مسجد الحبیب حسن پراونہ روڈ ملتان مولانا قاری محمد حارث، مولانا محمد انس، مولانا محمد عابد مدنی۔

جامع مسجد بیت المکرم اندرون شہر ملتان بعد نماز عشاء، نگرانی قاری محمد ادریس، بیانات مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۷ستمبر ۲۱ء جامع مسجد سکھے شاہ میلسی وہاڑی بعد نماز عشاء علماء کنونشن، کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد الفرحان پل ڈاٹ ڈیرہ غازی خان بعد نماز مغرب علماء کنونشن و کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، مولانا محمد اقبال مبلغ۔

مرکزی جامع مسجد حاصل پور بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد وقاص۔

جامع مسجد فاروقیہ رنگیل پور بعد نماز مغرب نگرانی مفتی محمد ربنواز، نعت وترانہ مولوی شعیب مدنی: بیان مولانا محمد بلال، مولانا محمد وسیم اسلم۔

۲۸ستمبر ۲۱ء مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد گیارہ بجے صبح علماء کنونشن، منتظم مولانا جمال عبدالناصر، صدارت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، بیانات مولانا مفتی محمد طیب، مولانا محمد وسیم اسلم۔

راجن پور بعد نماز ظہر علماء کنونشن و کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا ابوبکر عبداللہ، حافظ جلیل الرحمٰن صدیقی راجن پور۔

بعد نماز ظہر کوٹ مٹھن ختم نبوت کانفرنس، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا ابوبکر عبداللہ، حافظ جلیل الرحمٰن صدیقی راجن پور۔

مدرسہ بیت القرآن کمہاراں والا چوک بعد نماز عصر تاجدار ختم نبوت کانفرنس، صدارت علامہ عبدالحق مجاہد، نگرانی قاری عبدالخالق، بیان مولانا جنید احمد، قاری محمد شکیل، مولانا محمد وسیم اسلم۔

شاہی جامع مسجد شجاع آباد بعد نماز عصر، صدارت قاضی قمر الصالحین، بیان مولانا محمد اسماعیل۔

جامع مسجد مدنی اڈا شجاع آباد بعد نماز مغرب، بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

جامع مسجد عائشہ جام پور بعد نماز مغرب کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا ابوبکر عبداللہ۔

مدرسہ اسلامیہ فیض القرآن میلسی بعد نماز عشاء علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد محمدی ملتان بعد نماز عشاء کانفرنس، نعت و ترانہ مولوی محمد شعیب مدنی، بیانات: مفتی عمر فاروق، مولانا محمد وسیم اسلم، اختتامی دعا مولانا سعید الرحمٰن مہتمم دار العلوم زکریا (رائیونڈ شاخ)

۲۹ستمبر ۲۱ء جامع مسجد صدیق اکبر چک ۱۵۰ ساہیوال بعد نماز عشاء علماء کنونشن مولانا عبدالماجد صدیقی۔

دارالعلوم زکریا قادر پور راں ملتان بعد نماز ظہر مولانا اللہ وسایا، مولانا ایاز الحق قاسمی۔ مولانا ریاض احمد وٹو علماء کنونشن و کانفرنس۔

جامعہ حبیب المدارس یا کیوالی علی پور علماء کنونشن، صدارت و بیان مولانا محمد مکی، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

کمیٹی باغ کہروڑ پکا لودھراں بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس صدارت شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، زیر نگرانی مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، جناب طاہر بلال چشتی، مولانا مختار احمد، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا منیر احمد ریحان۔

جامع مسجد ممتاز شہید علی پور بعد نماز عشاء کانفرنس، صدارت: مولانا اجود حقانی، بیانات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا شبیر لقمان،

جامع مسجد فاروقیہ ممتاز آباد ملتان بعد نماز عشاء سیمینار، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد وسیم اسلم

۳۰ستمبر ۲۱ء خانقاہ مالکیہ خانیوال بارہ بجے دوپہر علماء کنونشن، کانفرنس مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، مولانا عبدالماجد صدیقی، شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد کبیر والا۔

مرکزی جامع مسجد چک ۷۱۲ خانیوال بعد عشاء علماء کنونشن، کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

مدرسہ نفیس المدارس نادر آباد پھاٹک ملتان نگرانی مولانا محبوب الرحمٰن، زیر صدارت مولانا عبدالمجید ناظم وفاق دفتر۔ بیان مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد آصف۔

جامع مسجد ایک مینار والی خونی برج بعد مغرب ختم نبوت کانفرنس، نگرانی مولانا محمد ادریس انصاری، بیانات: مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا ہارون ہاشمی، مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد سلطان گنج کچہری روڈ بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس، نگرانی: بھائی محمد ندیم: بیانات مولانا مختار احمد، مولانا مفتی عنایت الکریم، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد رحمانیہ مدرسہ اشرفیہ اشاعت القرآن طارق آباد بعد نماز عشاء علماء کنونشن و سیمینار، نگرانی: مولانا محمد عمران نقشبندی، بیان مولانا مختار احمد، مولانا قاری عمر قاسم حیدری، مولانا محمد وسیم اسلم۔

یکم اکتوبر ۲۰۲۱ء خطبہ جمعہ لودھراں مولانا فقیر اللہ اختر۔

جامع مسجد انوار مدینہ ریاض کالونی، جامع مسجد نور فاطمہ شجاع آباد روڈ ملتان، جامع مسجد عثمانی غنی پیر کالونی خطبات جمعہ مولانا محمد انس۔

جامع مسجد صدیق اکبر ممتاز آباد خطبہ جمعہ مولانا محمد حسین ناصر۔
جامع مسجد مکی پیپلز کالونی ملتان، جامع مسجد حسن، جامع مسجد صحابہ زیر نگرانی مولانا صوفی طالب حسین خطبات جمعہ مولانا مختار احمد۔
جامع مسجد بوہڑ والی نزد ڈبل پھاٹک خطبہ جمعہ مولانا تجمل حسین۔
جامع مسجد خضریٰ شاہد کالونی ایم ڈی اے چوک خطبہ جمعہ نگرانی: مولانا محمد خالد، جامع مسجد حنفیہ محلہ کبوتر باز بالمقابل نشتر ہسپتال خطبہ جمعہ نگرانی: مولانا غلام حسن، جامع مسجد مدنی متصل نشتر ہسپتال نگرانی: قاری محمد عرفان، خطبات جمعہ بیان مولانا محمد وسیم اسلم۔
جامع مسجد مولانا عبدالرحیم اشعرؒ والی عنایت پور خطبہ جمعہ مولانا محمد نعیم خوشاب۔
جامع مسجد اللہ والی نزد مدینہ نرسری شیر شاہ روڈ ملتان، جامع مسجد حسین بن علی سعید کالونی، جامع مسجد فاطمۃ الزہراء بستی گارڈ شیر شاہ روڈ ملتان خطبات جمعہ مولانا محمد بلال۔
جامع مسجد رحمانیہ واے بلاک نیو ملتان خطبہ جمعہ مولانا محمد عثمان۔
جامع مسجد مکی نزد ڈبل پھاٹک خطبہ جمعہ مولانا ظفر اللہ سندھی۔
دعوۃ الحق بالمقابل شاہ شمس پارک، شمس آباد خطبہ جمعہ مولانا شرافت علی۔
جامع مسجد رشیدیہ رشید آباد ملتان بعد نماز عصر ختم نبوت سیمینار، مولانا جنید احمد، مولانا محمد انس۔
جامع مسجد مدنی، مدنی چوک نزد کمہاراں والا چوک بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس نگرانی: قاری عبدالخالق، تلاوت: قاری عبدالصمد باسط، بیانات: مولانا کریم بخش، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا معاذ کریم، مولانا قاری عبدالجبار، مولانا بشیر احمد سواگی بریلوی مکتب، مولانا محمد وسیم اسلم۔
مدرسہ عبداللہ بن عمرؓ سمیجہ آباد ملتان بعد نماز مغرب ختم نبوت نقابت ونگران: مولانا مفتی عدنان کاشف، بیانات شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال، شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، مولانا محمد اجمل فاروقی، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد وسیم اسلم۔
پنجاب میرج ہال دنیا پور لودھراں بعد نماز مغرب کانفرنس، حضرت الامیر مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا اللہ وسایا۔
جامعہ اسلامیہ قمر النساء لطف آباد ملتان بعد عشاء علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔
جامع مسجد چک 3 پھٹی ملتان بعد عشاء علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔
۱۲ اکتوبر ۲۰۲۱ء بعد نماز ظہر مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بعد نماز ظہر علماء کنونشن: نگرانی مولانا عبدالباسط، بیانات مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد الصادق بہاول پور بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس، بیانات حضرت پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا صاجزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مفتی عبدالواحد قریشی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عطاء الرحمٰن، محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالرحمٰن جامی خیر پور ٹامیوالی۔

۳/اکتوبر ۲۰۲۱ء مدرسہ جامعہ نعمانیہ قدیر آباد ملتان سیمینار، صدارت مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد خالد عابد۔

ڈی آئی خان حق نواز پارک بعد نماز مغرب کانفرنس مولانا حمزہ لقمان، قاری محمد عرفان، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا۔

مدرسہ اللبنات کبیر والہ خانیوال بعد نماز ظہر علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

دفتر مرکزیہ بعد نماز مغرب اجلاس نگران حضرات برائے انتظامی امور۔

۴/اکتوبر ۲۰۲۱ء کلاچی ڈی آئی خان بعد نماز ظہر کانفرنس، صدارت مفتی نصر الدین، سرپرستی شیخ الحدیث مولانا محمد زمان، نقابت قاضی وجیہ الدین بیانات مولانا محمد عابد کمال، مولانا نور محمد ہزاروی، خواجہ پیر شہاب الدین موسیٰ زئی اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا۔

جامع مسجد مدینہ لوہا کالونی عقب غلہ منڈی بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس نگرانی: قاری محمد طاہر رحیمی، نقابت: مولانا محمد عکاشہ طاہر، نعت وترانہ مولانا محمد ریاض ربانی بیانات: مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا سلطان محمود ضیاء، مولانا محمد وسیم اسلم۔

جامع مسجد چک ۲ مخدوم پور خانیوال بعد عشاء علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

پروا ڈی آئی خان بعد نماز عشا کانفرنس مولانا عبدالصمد، مولانا ساجد محمود، مولانا عمیر فاروقی، مولانا قاری محمد طارق، مولانا اللہ بخش، مولانا محمد اسلم معاویہ، مولانا عماد الدین، قاری کفایت اللہ قاسمی، محمد عثمان معاویہ، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا۔

۵/اکتوبر ۲۰۲۱ء جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز مغرب مولانا محمد عمیر صدیقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا حسین احمد بہلوی، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، مولانا اللہ وسایا۔

مدرسہ احسان العلوم لڈن وہاڑی بعد نماز مغرب علماء کنونشن و کانفرنس مولانا عبدالماجد صدیقی۔

جامع مسجد نور محمد والی نزد ڈبل پھاٹک بعد نماز مغرب تاجدار ختم نبوت کانفرنس نگرانی مفتی محمد عبداللہ، صدارت مولانا مفتی عنایت الکریم، نعت وترانہ مولانا احمد الرحمٰن، بیانات مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا محمد بلال، مولانا محمد وسیم اسلم، خصوصی خطاب مولانا قاضی احسان احمد کراچی۔

قبول اسلام کی سعادت

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی

گزشتہ دنوں ہمارے ایک دوست کا فون آیا کہ میری اہلیہ کے عزیزوں میں ایک فیملی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وہ فیملی لاہور میں رہتی ہے۔ میں ۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو لاہور میں ہوں گا، میں چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم ضرور لاہور تشریف لائیں۔ ہمارے یہ دوست خود بھی تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کافی معلومات رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں ہمارے بزرگوں کی رہنمائی میں انہوں نے کافی جدوجہد کی ہے۔

بہر حال ۱۱؍اکتوبر کی رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے اس دوست کا فون آیا کہ میں لاہور میں صرف کل کا دن ہوں، میں چاہتا ہوں کہ کل آپ حضرات لاہور آجائیں اور یہ نیک کام تکمیل کو پہنچ جائے۔

میں نے حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم سے حضرت مولانا محمد انس مدظلہ کے توسط سے بات کی۔ راقم الحروف کراچی سے اور حضرت مولانا اللہ وسایا بہاولپور سے لاہور میزبان کے ہاں پہنچے۔

راقم الحروف نے حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے فرزند اور لاہور میں بزرگوں کے میزبان حضرت مولانا مفتی محمد بن جمیل کو اطلاع دی اور ان کو بھی میزبان کے گھر بلا لیا۔ تقریباً عشاء کے وقت میزبان کی معیّت میں اس فیملی کے گھر پہنچے جنہوں نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنا تھا۔ میزبان نے فیملی کا تعارف کرایا اور حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم و راقم الحروف کا بتایا کہ یہ علمائے کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے ابتدائی اور تمہیدی گفتگو میں فرمایا:

۱...... کہ ہماری جماعت اور قادیانیت کی کوئی ذاتی لڑائی نہیں اور نہ ہی کوئی جائیداد کا جھگڑا ہے، بلکہ یہ نظریات کی لڑائی ہے اسی بنا پر دونوں طرف شدت نظر آتی ہے۔

۲...... اسلام کو ماننے کے لئے تمام ضروریات دین کا ماننا ضروری ہے، لیکن کافر ہونے کے لئے تمام دین کا انکار ضروری نہیں بلکہ اسلام کی کسی ایک بات کا انکار کرے گا تو دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ہی اس کے کفر و ارتداد کے لئے کافی سے بھی زیادہ ثبوت ہے۔

۳...... آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام کی توفیق عطا فرمائی آپ کے مسلمان ہونے پر مجھے اتنا زیادہ خوشی ہے کہ اگر میرا بیٹا زندہ ہو کر میرے سامنے آجاتا تو شاید اس سے مجھے اتنا خوشی نہ ہوتی جتنا

آپ کے مسلمان ہونے پر خوشی ہے۔ حضرت نے راقم الحروف کو حکم دیا کہ آپ ان کو اسلام قبول کرائیں راقم الحروف نے انہیں کلمہ پڑھایا اور ختم نبوت کا حلف انہیں اٹھوایا۔ اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت افراد کے نام اور ان کا ایڈریس یہ ہے:

۱......	مہرینہ عمر بنت محمد اکرم ہاشمی	ماڈل ٹاؤن لاہور	والدہ
۲......	طلحہ عمر ولد طاہر عمر	ماڈل ٹاؤن لاہور	بیٹا
۳......	طیب نور عمر ولد طاہر عمر	ماڈل ٹاؤن لاہور	بیٹا

ان تینوں حضرات نے قادیانیت سے توبہ کا حلف نامہ اور قبول اسلام کی سند کی عبارت پڑھ کر اپنے ہاتھوں سے ان کو پر کیا اور اس پر میزبان، ان کی اہلیہ اور مفتی محمد بن جمیل خان نے بطور گواہ دستخط کئے۔

اس تقریب میں خوش قسمتی سے آغا شورش کاشمیری مرحوم کے پوتے جناب عمر خیام بھی شریک تھے جو اپنی بیٹی کی پیدائش کی خوشی میں اس فیملی سے تعلق ہونے کی بنا پر مٹھائی پیش کرنے آئے تھے۔ وہ بھی ان کے اسلام قبول کرنے پر بہت زیادہ خوش ہوئے۔ حضرت مولانا مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم کے حکم پر راقم الحروف نے ان کے اسلام قبول کرنے پر ثابت قدمی کے لئے دعا کرائی۔

میزبانوں نے مٹھائی اور ماحضر سے حاضرین کی تواضع کی۔ اس کے بعد چونکہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ملتان کا سفر کرنا تھا اس لئے میزبانوں سے اجازت چاہی تو یہ تمام حضرات، حضرت کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ یوں یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو دین اسلام پر رکھے اور جن حضرات نے ان کو دین اسلام میں داخل ہونے کی لئے محنت کوشش اور جدوجہد کی، ان تمام حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے۔ جو لوگ دھوکہ سے بلاشعوری طور پر قادیانیت کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

قبول اسلام

محلّہ عثمان آباد چنیوٹ میں مسرت بشیر نامی قادیانی خاتون نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیج کر، مبلغ فیصل آباد مولانا عبدالرشید غازی کے ہاتھ پر گواہوں کی موجودگی میں اسلام قبول کرلیا۔ نومسلمہ نے اپنے بیان میں کہا کہ آج کے بعد میرا قادیانیوں اور مرزائیوں، لاہوریوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ مجھے اب مسلم لکھا اور پکارا جائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس عیدہ گاہ سرگودہا

مولانا علی حیدر سرگودہا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام ہونے والی ۳۴ ویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ سرگودھا میں ۳۰/ستمبر ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی اور نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمائی۔

کانفرنس کی ابتدا قاری کریم بخش سرگودھا کی تلاوت سے ہوئی، مولانا محمد قاسم گجر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا یحییٰ عباسی مظفر گڑھ، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مفتی سید عبدالقدوس ترمذی، مفتی محمد طاہر مسعود، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا عبدالحنان صدیقی، سابق وفاقی وزیر جناب تسنیم قریشی، صدر ڈسٹرکٹ بار سرگودھا عدیل اقبال سلہریا، پروفیسر مختار احمد اعوان، سوشل میڈیا ایکٹویسٹ عمار یاسر ودیگر کے بیانات ہوئے۔ جب کہ مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عبدالرشید اور مولانا حیدر علی نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔ شرکاء جلسہ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جب تک جان ہے ناموس رسالت کے قانون کا تحفظ کریں گے۔ اکھنڈ بھارت پر یقین رکھنے والے قادیانی علیحدگی پسند تحریکوں کو سپورٹ کررہے ہیں۔ حکومت وقت اس کا نوٹس لے۔ علماء کرام نے بیانات میں فرمایا کہ ناموس رسالت کسی ایک زیر زبر کو بھی تبدیل نہیں کرنے دیں گے، خطباء نے بار بار اس بات کا اعادہ کیا کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ہم میدان عمل میں ہیں ہم غافل نہیں ہیں عقیدہ ختم نبوت ایمان کا اساسی عقیدہ ہے۔ غداران ملک وملت قادیانیوں کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

قاری عبدالوحید نائب امیر سرگودھا نے کانفرنس کی انتظامیہ سے اجازت کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ استقبالیہ میں مولانا ثناء اللہ ایوبی، مولانا ثناء اللہ علوی، قاری کریم بخش، مفتی محمد جہانگیر، ایوب صدیقی نے خدمات انجام دیں۔ جب کہ ۱۰۰ سے زائد افراد نے علی حسن، پروفیسر عاصم اشتیاق، محمد زبیر جھٹول کی زیرنگرانی سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس نے عوامی شرکت کے اعتبار سے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ عیدگاہ رش کی وجہ سے تنگ پڑ گئی۔ مفتی محمد حسن لاہور کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس غلہ منڈی جھنگ

مولانا ناصر حسن عارفی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے زیر انتظام ۱۶ ستمبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس غلہ منڈی کے گراؤنڈ میں ہوئی۔ صدارت مولانا سید مصدوق حسین شاہ بخاری امیر عالمی مجلس جھنگ نے کی۔ کانفرنس میں ختم نبوت کے ہزاروں دیوانوں نے شرکت کی۔ پنڈال عاشقان ختم نبوت سے کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔ کانفرنس کا آغاز قاری زکریا خالد کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نعت رسول مقبول ﷺ مشہور نعت خواں حسن افضال صدیقی اور عبیداللہ انور نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، جمعیت علماء اسلام کے مولانا امجد خان، مجلس احرار اسلام کے سید محمد کفیل شاہ بخاری کے خطابات ہوئے۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے۔ ناموس رسالت قوانین پر عمل درآمد کرانا حکمرانوں کی آئینی ذمہ داری ہے۔ ان قوانین میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ناموس رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ قادیانیوں کو اسلامی اصلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے اور ان کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ قادیانی آئین کے باغی ہیں اور ریاست پاکستان سے بھی وفادار نہیں ہیں۔ انہیں آئین کا پابند بنایا جائے۔ امریکہ، اسرائیل کے ایماء پر ۱۹۷۳ کے آئین کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، مگر ناکام ہوں گے پاکستان تاقیامت باقی رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے مبلغ مولانا محمد سلمان نے اہل جھنگ کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور نوجوان نسل سے قادیانیت مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔ نیز کانفرنس سے مقامی علما شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم نقشبندی، مولنا پیر حبیب اللہ نقشبندی، قاری محمد شفیق پانی پتی، مولانا محمد اقبال خان شروانی، مولانا عمر دراز سیال، مفتی عبیداللہ رحیمی، مفتی محمد رمضان، مولانا عبدالرحمٰن سیال، مولانا سرور خان، مولانا محمد طارق، مولانا عثمان طارق، مولانا سید مسرور حسین شاہ، حافظ ناصر حسن عارفی، مولانا عبدالمالک فاروقی، مولانا ابوہریرہ آزاد، مولانا ابوبکر انصاری، قاری خلیل احمد سالک، مولانا عبدالعلیم حقانی، مولانا عثمان مدنی، مفتی اشرف منصوری، شیخ محمود، عبدالرحمٰن عزیز، محمد امجد و دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ رابطہ کمیٹی نے کامیابی کے لئے خوب محنت کی۔ کانفرنس پیر سید مصدوق حسین شاہ بخاری امیر جھنگ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں جامع مسجد الفیصل

۲۰ر ستمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد الفیصل میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد عبداللہ، نعتیہ کلام غلام رسول ساجد نے پیش کیا۔ نقابت مولانا طارق اسماعیل، مولانا فیصل عمران اشرفی نے کی۔ مولانا محمود الحسن، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد احمد انور، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

۲۱ر ستمبر ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب جامع مسجد دانیوال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری ثناء اللہ، نعت مولانا محمد راشد نے جبکہ نقابت مولانا مقصود نے کی۔ مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا کریم بخش، شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲ر اکتوبر ۲۰۲۱ء جامع مسجد الصادق بہاول پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد اقبال، نعت مولانا امام الدین نے پیش کی۔ کانفرنس سے ضلعی مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرحمٰن جامی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی عبدالواحد قریشی، امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر مجلس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن سے فارغ التحصیل چار حفاظ کرام کی دستار بندی کی گئی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا صہیب احمد نے بھرپور تعاون کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل

۳ر اکتوبر ۲۰۲۱ء بعد نماز مغرب حق نواز پارک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی دو نشستیں ہوئیں۔ مغرب سے عشاء میں مقامی علماء کرام ونعت خوان حضرات نے اپنے کلام پیش کیا۔ جب کہ دوسری نشست کا آغاز قاری احسان اللہ احسان کی تلاوت سے ہوا، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حمزہ لقمان اور قاری محمد عرفان نے سرانجام دیئے۔ بھائی شوکت اللہ صدیقی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا

عتیق الرحمٰن، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں اسمبلی میں قادیانیت کی رسوائی، شرمندگی اور ذلت آمیز شکست اور اپنے اکابر کے تدبر وفراست سے بھرپور کارگزاری کو اس حسین پیرائے میں بیان کیا کہ سننے والا ہر کان اپنے آپ کو نصف صدی قبل کے اسلام کی فتح مبین کے ان تاریخی لمحات کا عینی شاہد تصور کر رہا تھا۔ آخر میں امیر مرکزیہ حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی کا بیان ہوا۔ انہیں کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴ر اکتوبر ۲۰۲۱ء صبح آٹھ بجے تا ۵ بجے عصر کلاچی گراؤنڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مفتی نصر الدین، سرپرستی شیخ الحدیث مولانا محمد زمان نے کی۔ نعتیہ کلام مولانا کفایت اللہ، حافظ عطاء الرحمٰن لکی مروت اور شہاب ثاقب نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاضی وجیہ الدین نے ادا کئے۔ جب کہ کانفرنس سے مولانا مولانا عتیق الرحمٰن، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا نور محمد ہزاروی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، خواجہ پیر شہاب الدین موسیٰ زئی نے بیانات فرمائے۔ امیر صدیق اکبر یونٹ نے خطبہ استقبالیہ اور قرارداد یں پیش کی۔ کانفرنس میں میڈیا رپورٹس کے مطابق تیس سے پینتیس ہزار افراد شریک ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس پروآ ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۴ر اکتوبر ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد عربی میں مولانا عبدالغنی امیر عالمی مجلس پروآ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت محمد طلحہ، ہدیہ نعت صوفی اللہ بخش نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد زبیر ناظم تبلیغ عالمی مجلس پروآ تھے، مولانا محمد عمر، مفتی صاحبداد، مولانا مجیب الرحمٰن، مولانا اللہ بخش سرپرست تھے۔ کانفرنس سے مولانا عبدالصمد، مولانا ساجد محمود، مولانا عمیر فاروقی جمعیت علماء اسلام پروآ، ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد طارق، مولانا اللہ بخش، مولانا محمد اسلم معاویہ، مولانا عماد الدین، قاری کفایت اللہ قاسمی، محمد عثمان معاویہ، ضلعی مبلغ مولانا محمد حمزہ لقمان، ضلع سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عتیق الرحمٰن، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں، تحاریک ختم نبوت کو عوام پر اجاگر کیا۔ شرکاء کو چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اختتامی دعا قاری کفایت اللہ قاسمی نے کرائی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے ڈیرہ اسماعیل وتحصیل پروآ کے علماء کرام نے اہم کردار ادا کیا۔

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے زیر اہتمام

ختمِ نبوت خط وکتابت کورس

مفت

0333-5105991, 0333-5126313

خوشخبری

سکول وکالج کے طلباء وطالبات اور عوام الناس کے لئے سنہری موقع

داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر نام، تعلیمی قابلیت، پتہ (پوسٹل کوڈ) آخر میں دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں ایک خط میں ایک درخواست دیں، اگر کسی وجہ سے کورس میں تاخیر ہو جائے تو دو ماہ کے بعد دوبارہ خط لکھیں

گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت

عقیدہ ختم نبوت، حیات ونزول عیسیٰؑ، ظہور حضرت مہدیؓ، خروج دجال

اور موجودہ دور کے فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ کورس کی تکمیل پر ایک خوبصورت سند اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کیلئے خصوصی تحائف

ختم نبوت خط وکتابت کورس پوسٹ بکس نمبر 1347 اسلام آباد

الحمدللہ! قرآن مجید کی فہم اور تفہیم کی طرف ایک انوکھا، منفرد اور انقلابی اقدام

تلخیص البیان فی فہم القرآن

مرتبہ

مولانا محمد زاہد انور

اہم خصوصیات

- ترجمہ قرآن عزیز از امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ (جو حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الاسلام حضرت اقدس مدنیؒ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ اور دیگر اکابرؒ کا تصدیق شدہ اور پسند فرمودہ ہے)۔
- فہم قرآن مجید کے حوالے سے انتہائی فکر آمیز حقائق نیز اہم نوعیت کے سنجیدہ فکر سوالات پر مشتمل مقدمہ (آؤ فکر و نظر) جس کا مطالعہ ہر صاحب علم کیلئے ازحد ضروری۔
- ہر آیت کا جداگانہ مختصر ترین اور آسان فہم "خلاصہ مفہوم آیات" (بمطابق آیت نمبر) (آپ جس آیت کا مطلب جاننا چاہتے ہیں اسی آیت نمبر کے نیچے ترجمہ پڑھیں اور حاشیہ پر اس کا عام فہم مفہوم بھی ملاحظہ کریں جس سے قرآن مجید کا سمجھنا آسان ہو جائے گا)، انشاءاللہ۔
- اہم تفسیری مقامات کی مستقل وضاحت جو 101 منتخب مضامین قرآن پر مشتمل ہے (بحوالہ آیت نمبر، سورۃ، پارہ نمبر کے ذیل میں دی گئی ہے)۔
- آسان فہم اہم علمی معلومات کے ساتھ عصری تقاضوں کے مطابق 80 سے زیادہ اہم عنوانات کا انتخاب جس کو جاننا ہر دور کے علماء وطلبا (مع فاضلات وطالبات) کے لئے ازحد ضروری ہے۔
- حضرت لاہوریؒ کے نشاندہی کردہ مضامین قرآن جن کی تعداد 170 سے زائد ہے کے ساتھ مزید 275 سے زائد عنوانات کی نشاندہی، (بحوالہ آیت نمبر، سورۃ، پارہ نمبر) جو ہر عالم وفاضل (مع عالمات وطالبات) کیلئے انمول وقیمتی معلوماتی خزانہ ہے۔
- بعد از اختتام قرآن مجید 15 انتہائی اہم معلوماتی مضامین (جن میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے منتخب اہم تفسیری نکات بعنوان "تحقیق محمود از افادات محمودؒ"۔ نیز امام الحکمت حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فہم دین کے حوالے سے نقطہ نظر اور فکر محمودؒ (جیسے اہم عنوانات) بھی شامل اشاعت ہیں۔
- پورے قرآن مجید کے اہم مضامین کا مستقل الگ سے مختصر تذکرہ بعنوان "کوئی حد ہے قرآنی معارف وعلمی خزائن کی"۔
- سکول ٹیچرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور وکلاء سمیت تمام تعلیم یافتہ حضرات کیلئے قرآن کریم کا مطالعہ آسان۔ مزید تراویح کے دوران خلاصہ مفہوم آیات بیان کرنے والوں کیلئے انمول تحفہ۔
- مدارس کے مدرسین (مع فاضلات وعالمات) کیلئے قرآن شریف کا پڑھانا انتہائی آسان اور مساجد میں درس قرآن دینے والے علماء کے لئے بہترین علمی ومعلوماتی تحفہ۔
- عصر حاضر کے علماء کا پسند فرمودہ۔

انتہائی دلکش طباعت اور عمدہ کاغذ کے ساتھ مناسب قیمت پر۔

یہ سب علمی ومعلوماتی خزانہ فقط ایک ہی جلد میں ہے (جو 1230 صفحات پر مشتمل ہے)۔

برائے رابطہ:۔

شورکوٹ سٹی	جامعہ عثمانیہ	مولانا عبدالرحیم ، محمد شاہد	0332-7236793 0333-6769616	وہاڑی	جامعہ خالد بن ولید	مولانا عبدالصمد	0333-6176051 0333-7726606
لاہور	جامعہ فتحیہ اچھرہ	مولانا قاری محمد قاسم	0300-4037315	فیصل آباد	جامعہ عبیدیہ	مولانا ظفر یاسین	0302-3720408
کراچی	جامعہ تعلیم القرآن والسنہ	مولانا محمد اشرف	0334-1833076	گوجرانوالہ	جامعہ مدینۃ العلم	مولانا محمد ریاض	0300-6414913
کراچی	جامعۃ الرشید	مولانا عبدالمنعم فائز	0321-2000593	پشاور	مسجد سلمان فارسی	مولانا عصمت اللہ	0315-9420194
ملتان	جامعہ فتح البرکات	مولانا محمد یونس	0301-7602828	راولپنڈی	مرکزی مسجد گوال منڈی	مولانا عامر فیاض	0302-5455297

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین
لا نبی بعدی
(الحدیث)

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

Quality Products

ذائقہ نہیں تو چائے نہیں

QUALITY PRODUCTS

Plot #. 325 A, Industrial Triangle Kahuta Road Humak, Islamabad.

Tel. #: 92-051-5971630-34 UAN #: 051-111-202-111 Email: zaiqatea@gmail.com

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

قیمت سالانہ -/240 روپے